TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
TarunMitra TarunMitra TarunMitra
www.youtube.com/@TarunmitraGroup

THE DAILY JAWAN DOST LUCKNOW / JAUNPUR. UP

جواں دوست

e-mail:jawandostud@gmail.com
www.jawandost.com

Lucknow/لکھنؤ
جلد نمبر(۱۷)شمارہ نمبر(۱۸۴)پیر یکم رجون ۲۰۲٦ء
Vol.(17)Issue(184)Monday
01 June 2026

زیادہ سے زیادہ 24ڈگری سیلسیس
کم سے کم 11ڈگری سیلسیس

www.jawandost.com | لکھنؤ/جونپور سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ | صفحات-٦ | قیمت ۲/روپے

لداخ میں دنیا کی بلندترین آرٹ بینالے کی میزبانی

آٹھ مقامات پر عالمی فنکاروں کی تخلیقات پیش کی جائیں گی

لداخ-31رمئی-ایم این این- بھارت کے مرکز کے زیرانتظام علاقے لداخ میں اگست 2026 کے دوران دنیا کے بلندترین آرٹ بینالے''سالداخ بینالے'' کا انعقاد کیا جائے گا،جس میں مقامی اور بین الاقوامی فنکار اپنی تخلیقات آٹھ مختلف مقامات پر پیش کریں گے۔ رپورٹس کے مطابق بینالے یکم اگست سے 10 اگست 2026 تک جاری رہے گا اور یہ 230 کلومیٹر طویل لیہہ-کارگل کوریڈور کے مختلف مقامات پر منعقد ہوگا۔اس منفرد ثقافتی تقریب کو دنیا کا بلندترین آرٹ بینالے قرار دیا جارہا ہے کیونکہ اس کے بیشتر مقامات سطح سمندر سے 000,3 میٹر سے زائد بلندی پر واقع ہیں۔ بینالے کا موضوع "Signals from Another Star" رکھا گیا ہے،جس میں ماحولیاتی تبدیلی،گلیشیئرز کے پگھلاؤ،پائیدار سیاحت، یادداشت،ثقافتی ورثے اور انسانی تجربات جیسے موضوعات کو فن کے ذریعے اجاگر کیا جائے گا۔منتظمین کے مطابق اس کا مقصد فن،ماحولیات اور مقامی برادریوں کے درمیان تعلق کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ اس پروگرام میں لداخی فنکاروں کے ساتھ متعدد بین الاقوامی آرٹسٹ بھی شرکت کریں گے۔منتظمین کے مطابق بینالے صرف نمائشوں تک محدود نہیں ہوگا بلکہ اس میں ورکشاپس،آرٹسٹ ریزیڈنسیز اور کمیونٹی پر مبنی سرگرمیاں بھی شامل ہوں گی۔تقریب کے مقامات میں کارگل،مُلبیکھ، ہینسکوٹ،لامایورو،نورلا،لیکر،بسکو اور لیہہ شامل ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ بینالے لداخ کو صرف ایک سیاحتی مقام کے بجائے عالمی ثقافتی اور تخلیقی مرکز کے طور پر بھی متعارف کرواسکتا ہے۔منتظمین کا کہنا ہے کہ تقریب میں داخلہ مفت ہوگا اور زائرین کو خطے کے نازک ماحولیاتی نظام اور مقامی ثقافت کو قریب سے سمجھنے کا موقع ملے گا۔

وزیراعظم مودی نے یوپی میں گنگا ڈولفن کو بچانے کیلئے 'نمامی گنگے ابھیان' پہل کی ستائش کی

نئی دہلی-31رمئی-ایم این این-مرکزی حکومت کے دریا کی بحالی کے اقدامات کی کامیابی کو اجاگر کرتے ہوئے،وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو اپنے 134ویں "من کی بات" خطاب کے دوران،ملک کی پہلی وقف ڈولفن ریسکیو ایمبولینس کی ستائش کی،جو نمامی گنگے ابھیان کے تحت بنائی گئی ہے،جس نے گنگ پردیش میں کامیابی سے بچائی گئی ڈولفن کو بچایا ہے۔وزیراعظم نے ایک وائرل ویڈیو کی طرف توجہ مبذول کرائی جس میں ایک نہر میں پھنسے ممالیہ جانور کو بچانے کے لیے 13 گھنٹے کا پیچیدہ آپریشن دکھایا گیا ہے۔"ہندوستان کی پہلی گنگا ڈولفن ریسکیو ایمبولینس نے اس میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔یہ واقعہ اترپردیش میں پیش آیا۔ایک گنگا ڈولفن وہاں کی ایک نہر میں پھنس گئی تھی۔اس وقت ایمبولینس کے تحت ایمبولینس بنایا گیا تھا۔" ابھیان،امید کی کرن کے طور پر وہاں پہنچا،پھر اسے احتیاط سے نکالا گیا،اس کا علاج کیا گیا اور پھر اسے بحفاظت دریائے راپتی میں چھوڑ دیا گیا۔ریسکیو گاڑی کی خصوصی صلاحیتوں کی تفصیلات بتاتے ہوئے،وزیراعظم نے وضاحت کی کہ ایمبولینس بنیادی طور پر ایک موبائل ہسپتال کے طور پر کام کرتی ہے،جو آکسیجن کی سہولیات،کسٹم اسٹریچرز،اور خصوصی ریسکیو گیئر سے لیس ہے تاکہ مصیبت زدہ یا پھنسے ہوئے ڈولفنز کو فوری مدد فراہم کی جا سکے۔"اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی ڈولفن زخمی ہوجائے،نہر میں پھنس جائے،یا دریا سے کٹ جائے تو اس کی فوری مدد کی جاسکتی ہے۔جب ہم گنگا کے ڈولفن کو بچاتے ہیں،تو ہم صرف ایک نسل کو نہیں بچاتے،ہم گنگا کی حیاتیاتی تنوع کو بچاتے ہیں۔ہم دریا کے پورے نظام زندگی کو بچاتے ہیں اور ایک انمول قدرتی ورثہ کو محفوظ رکھتے ہیں۔وزیراعظم نے ملک بھر میں شہریوں کی زیر قیادت ان منفرد اقدامات کا بھی ذکر کیا جو بھاری انفراسٹرکچر پر انحصار کیے بغیر سماجی اور ماحولیاتی تبدیلی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔انہوں نے کیرالہ کی ایک متاثر کن کہانی شیئر کی،جہاں الووا کے ایک مقامی نے زندگی بچانے کی مہارتیں فراہم کرنے کے لیے ایک مقامی دریا کو مفت تربیتی میدان میں تبدیل کردیا ہے۔"ایک ایسے اسکول کا تصور کریں جہاں بچے،نوجوان اور بزرگ آتے ہیں،جہاں کوئی فیس نہیں، کوئی عمارت نہیں...کلاس ایک ندی میں ہوتی ہے۔یہ کیرل کے الووا میں ایک حقیقی پہل ہے،جہاں ساجی والا سریل ایک سوئمنگ کلب چلا رہے ہیں...یہاں اب تک 000,15 سے زیادہ لوگ تیراکی سیکھ چکے ہیں۔وزیراعظم مودی نے بچوں کو ڈوبنے سے بچانے کی ضرورت کو اجاگر کیا نہیں سکھائی۔وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کے نچلی سطح کے ماڈل سماجی ذمہ داری کے بارے میں گہرا تناظر پیش کرتے ہیں۔"اس سے ہمیں زندگی کا ایک سبق ملتا ہے کہ معاشرے کی خدمت کے لیے آپ کو بڑے وسائل کی ضرورت نہیں ہے؛جو چیز اہم ہے وہ اچھی نیت ہے۔

12سال کی تکنیکی تبدیلی نے 2047 تک وکست بھارت کی بنیاد رکھ دی ہے:ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی-31رمئی-ایم این این-سائنس اور ٹکنالوجی،ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ گزشتہ 12 سالوں کی تکنیکی تبدیلی نے 2047 تک وکست بھارت کی بنیاد رکھی ہے اور پی ایم نریندر مودی کی قیادت میں، ہندوستان ٹیکنالوجی سے آگے بڑھ کر ٹیکنالوجی کے رہنما کی طرف بڑھ گیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس تبدیلی نے عالمی سائنسی منظر نامے میں بھی ہندوستان کی پوزیشن کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا ہے۔دوردرشن نیوز کے ساتھ ایک پوڈ کاسٹ کے دوران، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ کئی دہائیوں سے، ہندوستان نے بڑے پیمانے پر دوسری جگہوں پر تیار کی گئی ٹیکنالوجیز کو اپنایا، جو اکثر اہم ممالک کے سالوں کے بعد نئے تکنیکی ڈومینز میں داخل ہوتا ہے۔آج،انہوں نے کہا،ہندوستان عالمی سطح پر فرنٹیئر ٹیکنالوجیز کی ترقی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہا ہے اور کئی شعبوں میں خود اختراع کی مستقبل کی سمت تشکیل دینے میں مدد کر رہا ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا،"گزشتہ بارہ سالوں میں ہندوستان کی ٹیکنالوجی کے پیروکار سے ٹیکنالوجی لیڈر کی طرف تبدیلی دیکھی گئی ہے۔اس عرصے کے دوران تخلیق کردہ سائنسی صلاحیتوں، اختراعی ماحولیاتی نظام اور تکنیکی بنیادی ڈھانچے نے 2047 تک وکست بھارت کی بنیاد رکھی ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا، پی ایم مودی نے سائنس اور ٹیکنالوجی کو قومی پالیسی سازی کے مرکز میں لایا،نجی شعبے کی زیادہ سے زیادہ شرکت کی حوصلہ افزائی کی، اختراعات کی قیادت میں کاروبار کو فروغ دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ سائنسی ترقی شہریوں کے لیے فائدے میں ترجمہ کرے۔انہوں نے کہا کہ اس نقطہ نظر نے ہندوستان کو ایک ٹیکنالوجی ماحولیاتی نظام بنانے کے قابل بنایا ہے جو بیک وقت اقتصادی ترقی،اسٹریٹجک صلاحیت اور عوامی خدمات کی فراہمی میں مدد فراہم کرتا ہے۔فرنٹیئر ٹیکنالوجیز میں ہندوستان کے بڑھتے ہوئے قد کا ذکر کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ملک نے خلائی، جوہری توانائی، کوانٹم ٹیکنالوجیز، بائیوٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت اور صاف توانائی میں بڑی پیش رفت درج کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شعبے اجتماعی طور پر 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ضروری سائنسی اور تکنیکی بنیاد بنا رہے ہیں۔خلائی شعبے کے بارے میں وزیر نے کہا کہ ہندوستان نے اس شعبے کو نجی شراکت کے لیے کھولنے کے بعد دنیا کے سب سے متحرک خلائی ماحولیاتی نظام میں سے ایک بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلائی آغاز کی تعداد سنگل ہندسوں سے بڑھ کر 400 سے زیادہ ہوگئی ہے، جب کہ ہندوستان کی خلائی معیشت،جس کا فی الحال تقریباً 9 بلین امریکی ڈالر کا تخمینہ ہے، آنے والے سالوں میں نمایاں طور پر پھیلنے کا امکان ہے۔ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کی خلائی کامیابیوں نے سائنس کے ساتھ عوامی مشغولیت کو بدل دیا ہے اور اختراع کرنے والوں اور کاروباری افراد کی نئی نسل کو متاثر کیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ خلائی ٹیکنالوجیز آج مواصلات، بنیادی ڈھانچے کی منصوبہ بندی، نظم ونسق، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، زراعت اور قومی سلامتی کی معاونت کرتی ہیں، جو انہیں روزمرہ کی زندگی سے زیادہ سے زیادہ متعلقہ بناتی ہیں۔وزیر نے پروٹوٹائپ فاسٹ بریڈر ری ایکٹر کی ترقی کو ہندوستان کی طویل مدتی توانائی کی حکمت عملی میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا۔انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی ڈاکٹر ہومی جہانگیر بھابھا کے تصور کردہ تین مرحلوں کے جوہری پروگرام کو آگے بڑھاتی ہے اور توانائی کی حفاظت اور خود انحصاری کی طرف ہندوستان کے راستے کو مضبوط کرتی ہے۔

آئی آئی ٹی گوہاٹی نے جعلی مصنوعات اور جعلی دستاویزات سے

نمٹنے کیلئے اگلی نسل کی سیکیورٹی ٹیکنالوجی تیار کی

گوہاٹی-31رمئی-ایم این این-انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی گوہاٹی کے محققین نے ایک اعلی درجے کی روشنی خارج کرنے والا پیرووسکائٹ نانو میٹریل تیار کیا ہے جو جعلی کرنسی، جعلی دستاویزات اور دیگر جعلی مصنوعات کے خلاف تحفظ کو بہتر بنا سکتا ہے۔اس کو حاصل کرنے کے لیے، تحقیقی ٹیم نے روشنی پر مبنی حفاظتی نمونے تیار کرنے کے قابل نینو کرسٹلز تیار کیے ہیں جنہیں روایتی پرنٹنگ اور امیجنگ کے طریقوں سے نقل نہیں کیا جاسکتا۔ اس تحقیق کے نتائج ممتاز ایڈوانسڈ آپٹیکل میٹریلز جریدے میں، پروفیسر سیکت بھومک، اسسٹنٹ پروفیسر، پروفیسر پی کے گری، پروفیسر، اور ان کے ریسرچ اسکالرز، لتیکا جونیجا اور گریما چودھری کے اشتراک سے ایک مقالے میں شائع کیے گئے ہیں، جو آئی آئی ٹی گواٹی کے شعبہ سے تعلق رکھتے ہیں۔جعل سازی ایک عالمی تشویش بن گئی ہے جو مختلف صنعتوں کو متاثر کرتی ہے، جس میں دواسازی اور الیکٹرانکس سے لے کر بینکنگ اور شناختی دستاویزات شامل ہیں۔جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے، مجرموں نے روایتی حفاظتی اقدامات جیسے بارکوڈز، کیو آر کوڈز، ہولوگرامس، اور واٹر مارک لیبلز کو درست طریقے سے کاپی کرنے کے طریقے ڈھونڈ لیے ہیں۔ یہ چیلنجز قومی سلامتی پر بھی اثرات مرتب کر سکتے ہیں، کیونکہ یہ مالی فراڈ، غیر قانونی سرگرمیوں، اور سیکورٹی کی خلاف ورزیوں کو فعال بنا کر خطرات لاحق ہوسکتے ہیں۔اس نے سمارٹ اور مشکل سے ریورس انجینئرنگ اینٹی کاؤنٹر فیٹنگ سسٹم کی بڑھتی ہوئی مانگ کو جنم دیا ہے۔اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے، پروفیسر بھومک اور پروفیسر گیری نے اپنی تحقیقی ٹیم کے ساتھ مل کر روشنی سے خارج ہونے والے پیرووسکائٹ نانو کرسٹلز تیار کیے ہیں، جو کرسٹل لائن مواد کا ایک گروپ ہے جو ان کی نظری اور الیکٹرانک خصوصیات کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہ مواد نینو میٹر رینج میں سائز کے ہیں (ایک انسانی بال کی چوڑائی سے ایک لاکھ گنا کم(، اور انتہائی کم اخراج کی حدود کے ساتھ انتہائی خالص اور شدید رنگ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ خاصیت درست نظری دستخط فراہم کرنے میں مدد کرتی ہے اور روایتی فلوروسینٹ مواد سے زیادہ رنگین ٹیونبلٹی۔ یہ خصوصیات اسے محفوظ تصدیقی ٹیکنالوجیز کے لیے موزوں بناتی ہیں۔

اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے بھارت کی حمایت کو سراہا

عالمی تنقید کے باوجود تعلقات کو مضبوط قرار دیا

یروشلم رنئی دہلی-31رمئی-ایم این این-اسرائیلی وزیرِاعظم بنجامین نیتن یاہو نے بھارت اور اسرائیل کے تعلقات کو غیر معمولی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دنیا کے کئی حصوں میں اسرائیل کو تنقید اور سفارتی دباؤ کا سامنا ہے، لیکن بھارت میں اسرائیل کے لیے "بہت زبردست حمایت" پائی جاتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق نیتن یاہو نے مغربی کنارے (ویسٹ بینک) میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے بھارتی وزیرِاعظم نریندر مودی کے ساتھ اپنے قریبی تعلقات کا ذکر کیا اور کہا کہ بھارت ایک بڑی عالمی طاقت ہے جس کے ساتھ اسرائیل کے تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل کو عالمی سطح پر "ڈی لیجیٹمائزیشن" یعنی ساکھ کو نقصان پہنچانے کی کوششوں کا سامنا ہے، تاہم بھارت میں عوامی سطح پر اسرائیل کے لیے حمایت نمایاں ہے۔نیتن یاہو نے ماضی میں اپنے بھارت کے دورے کو بھی "محبت بھرے استقبال" سے تعبیر کیا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ فروری 2026 میں وزیراعظم نریندر مودی کے اسرائیل دورے کے دوران دونوں ممالک نے دفاع، سائبر سیکیورٹی، مصنوعی ذہانت (AI)، تجارت اور دیگر شعبوں میں متعدد معاہدوں پر دستخط کیے تھے، جس سے دوطرفہ تعاون کو مزید وسعت ملی۔ بھارت اور اسرائیل کے درمیان حالیہ برسوں میں دفاعی، اقتصادی اور تزویراتی شراکت داری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔دونوں ممالک انسدادِ دہشت گردی، جدید دفاعی ٹیکنالوجی، زراعت، پانی کے انتظام اور اختراعی شعبوں میں بھی تعاون بڑھا رہے ہیں۔ تاہم رپورٹ کے مطابق اسرائیل کی غزہ، لبنان اور مغربی کنارے سے متعلق پالیسیوں پر بھارت کے اندر اپوزیشن جماعتوں اور بعض حلقوں کی جانب سے تنقید بھی سامنے آئی ہے۔ بھارتی اپوزیشن رہنماؤں نے حکومت سے فلسطینی عوام کی صورتحال پر زیادہ واضح مؤقف اختیار کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔تجزیہ کاروں کے مطابق عالمی سطح پر جاری تنازعات اور مشرقِ وسطیٰ کی بدلتی صورتحال کے باوجود بھارت اور اسرائیل کے درمیان دفاعی، اقتصادی اور سفارتی تعلقات دونوں ممالک کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم ستون بنتے جارہے ہیں۔

پی ایم سوانیدھی کے چھ سال مکمل

پی ایم سوانِدھی کے تحت ملک بھر میں 5.75لاکھ سے زیادہ خوانچہ فروشوں نے فائدہ اٹھایا ہے:منوہر لال

نئی دہلی-31رمئی-ایم این این-ہاؤسنگ اور شہری امور کی وزارت کی فلیگ شپ مائیکرو کریڈٹ اسکیم پی ایم سوانیدھی نے سستی کولیٹرل فری کریڈٹ، ڈیجیٹل شمولیت اور سماجی تحفظ کے ذریعے اسٹریٹ وینڈرز کو بااختیار بنانے کے چھ سال مکمل کر لیے ہیں۔اس موقع کو یادگار بنانے کے لیے، ہاؤسنگ اور شہری امور کے عزت مآب مرکزی وزیر جناب منوہر لال، تریپورہ کے وزیراعلیٰ مانک ساہا کے ساتھ، اروناچل پردیش، آسام، منی پور، میزورم اور تریپورہ کے پی ایم سوانِدھی سے مستفید ہونے والوں کے ساتھ مشغول ہوئے۔تقریب کے دوران، انہوں نے تریپورہ کے گلیوں میں دکانداروں کو کریڈٹ کارڈ اور قرض کی منظوری کے خطوط تقسیم کئے۔جون 2020 میں اپنے آغاز کے بعد سے، پی ایم سوانِدھی نے سٹریٹ وینڈرز کے لیے ایک تبدیلی کی پہل کے طور پر ابھرا ہے جس نے رسمی کریڈٹ تک رسائی میں سہولت فراہم کی ہے اور استفادہ کنندگان کو اپنی روزی روٹی کو مضبوط اور وسعت دینے کے قابل بنایا ہے۔ اس اسکیم نے 05.1 کروڑ سے زیادہ قرض کی منظوریوں کو بھی سہولت فراہم کی ہے جو کہ 800,17 کروڑ روپے سے زیادہ ہے، جس سے ملک بھر میں سڑک کے دکانداروں کو فائدہ پہنچا ہے۔ہاؤسنگ اور شہری امور کے مرکزی وزیر جناب منوہر لال نے کہا کہ وزیراعظم جناب نریندر مودی نے، سڑک فروشوں کی محنت، جدوجہد اور شراکت کو تسلیم کرتے ہوئے، شہری غریبوں کو بااختیار بنانے اور ان کی روزی روٹی کو مضبوط بنانے کے وژن کے ساتھ 2020 میں پی ایم سوانِدھی اسکیم کا آغاز کیا۔انہوں نے کہا کہ اسکیم کا مقصد محض ضمانت کے بغیر قرضے فراہم کرنا نہیں تھا بلکہ اس کا مقصد اسٹریٹ وینڈرز کو مالی تحفظ اور سماجی شناخت کے ساتھ زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے وقار، اعتماد اور مواقع فراہم کرنا بھی تھا۔اسکیم کی کامیابیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، شری منوہر لال نے کہا کہ پچھلے چھ سالوں میں، پی ایم سوانِدھی کے تحت ملک بھر میں 5.75 لاکھ سے زیادہ اسٹریٹ وینڈرس نے فائدہ اٹھایا ہے۔مرکزی وزیر نے مزید بتایا کہ اس اسکیم کے تحت ملک بھر میں 12.1 کروڑ سے زیادہ ضمانت کے بغیر قرضوں کی منظوری دی گئی ہے، جب کہ اب تک 800,17 کروڑ روپے سے زیادہ مستحقین کو تقسیم کیے جاچکے ہیں۔شمال مشرقی خطہ کا ذکر کرتے ہوئے، شری منوہر لال نے کہا کہ اس خطے میں 59.2 لاکھ سے زیادہ قرضے تقسیم کیے گئے ہیں، جس کے ذریعے 430 کروڑ روپے سے زیادہ کی مالی امداد اسٹریٹ وینڈرز کو دی گئی ہے۔تریپورہ کے بارے میں خاص طور پر بات کرتے ہوئے، مرکزی وزیر نے کہا کہ ریاست میں اب تک 300,9 سے زیادہ قرضوں کی منظوری دی گئی ہے اور اس اسکیم کے تحت استفادہ کنندگان کو تقریباً 15 کروڑ روپے تقسیم کیے گئے ہیں۔شری منوہر لال نے یہ بھی نوٹ کیا کہ پی ایم سوانِدھی کے ذریعے لاکھوں لوگ پہلی بار بینکنگ سسٹم سے جڑے ہیں اور رسمی معیشت کا حصہ بن گئے ہیں، اس طرح مالی شمولیت اور خود انحصاری کی راہ ہموار ہوئی ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل این ایس راجہ سبرامانی نے بھارت کے تیسرے چیف آف ڈیفنس اسٹاف کا عہدہ سنبھال لیا

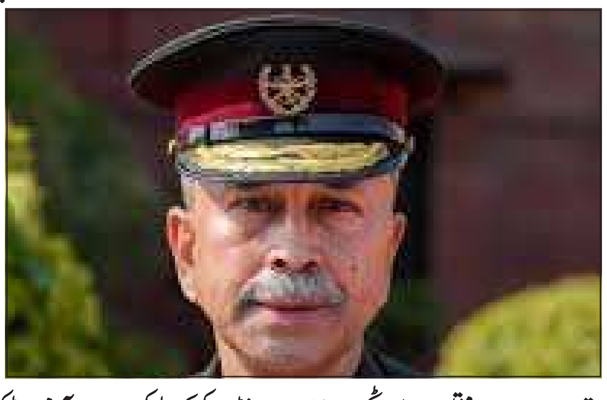

نئی دہلی-31رمئی-ایم این این-لیفٹیننٹ جنرل این-ایس راجہ سبرامانی، پی وی ایس ایم، اے وی ایس ایم، ایس ایم، وی ایس ایم (ریٹائرڈ) نے جنرل انیل چوہان کی جگہ اتوار کو منعقدہ ایک تقریب میں باضابطہ طور پر ہندوستان کے تیسرے چیف آف ڈیفنس اسٹاف (سی ڈی ایس) کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ یہ منتقلی اس وقت ہوتی ہے جب ہندوستان کا مقصد قومی سلامتی کے لیے ایک اہم وقت پر اپنی فوجی قیادت کو بڑھانا ہے۔کمان کی تبدیلی کا جشن نئی دہلی کے ساؤتھ بلاک کے لان میں باضابطہ ٹرائی سروسز گارڈ آف آنر کے ساتھ منایا گیا۔جنرل سبرامنی نے قومی جنگی یادگار پر پھولوں کی چادر چڑھا کر ملک کے شہید فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔حکومت ہند نے 9 مئی 2026 کو جنرل سبرامانی کی تقرری کا اعلان کیا،جس میں تینوں خدمات کے انضمام کو تقویت دینے اور مسلح افواج کے اندر ساختی اصلاحات کو نافذ کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا۔40سال سے زیادہ کے وسیع آپریشنل تجربے کے ساتھ،خاص طور پر ہندوستان کی شمالی اور مغربی سرحدوں کے ساتھ، وہ ان اقدامات کی قیادت کرنے کے لیے اچھی پوزیشن میں ہیں۔21 جولائی 1965 کو پیدا ہوئے، جنرل سبرامانی نیشنل ڈیفنس اکیڈمی اور انڈین ملٹری اکیڈمی کے ایک ممتاز گریجویٹ ہیں، جنہوں نے کنگز کالج لندن اور مدراس یونیورسٹی سے اعلیٰ درجے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ان کے فوجی کیریئر کا آغاز دسمبر 1985 میں گڑھوال رائفلز کی 8ویں بٹالین میں کمیشن لینے کے بعد ہوا، جہاں وہ انسداد بغاوت کی اہم کارروائیوں میں مصروف رہے۔اپنے پورے کیریئر کے دوران، جنرل سبرامانی نے کئی کمانڈ، عملہ، اور تدریسی کردار ادا کیے ہیں، جو اہم فوجی فارمیشنز کی قیادت کرنے کے لیے صفوں سے بڑھ کر ہیں۔انہوں نے جموں وکشمیر، سکم اور اتر بھارت سمیت مختلف اسٹریٹجک مقامات پر یونٹوں کی کمانڈ کی ہے، اور آرمی ہیڈکوارٹرز اور کمانڈ ڈھانچے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔

ہندوستان-آسٹریلیا کے وزرائے دفاع دوسرے ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کریں گے

نئی دہلی-31رمئی-ایم این این- بھارتی وزیر دفاع جناب راج ناتھ سنگھ اور آسٹریلیا کے نائب وزیراعظم اور وزیر دفاع مسٹر رچرڈ مارلس 01 جون 2026 کو نئی دہلی میں ہندوستان-آسٹریلیا کے وزرائے دفاع کے دوسرے ڈائیلاگ کی مشترکہ صدارت کریں گے۔ یہ بات چیت دوطرفہ دفاعی تعاون میں پیشرفت کا جائزہ لے گی اور تعاون کی نئی راہوں کی نشاندہی کرے گی۔بات چیت میں دفاعی اور سیکورٹی تعاون کو مضبوط بنانے، فوجی باہمی تعاون کو بڑھانے، صنعتی تعاون بشمول ترقی اور مشترکہ پیداوار کے مواقع اور باہمی دلچسپی کی علاقائی اور عالمی سلامتی کی پیش رفت پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔ اس ملاقات سے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے، سٹریٹجک اعتماد اور تعاون کو بڑھانے، ہند-بحرالکاہل کے خطے میں استحکام اور سلامتی کو فروغ دینے اور دفاع اور سلامتی میں تعاون کے نئے شعبوں کی نشاندہی کی توقع ہے۔

پاکستان کی بحریہ بندرگاہوں تک محدود ہے

بھارت کے جارحانہ آپریشن سندور پر بحریہ کے سابق سربراہ ترپاٹھی کا بیان

نئی دہلی۔ 31رمئی۔ایم این این۔سبکدوش ہونے والے چیف آف نیول اسٹاف ایڈمرل دنیش کمار ترپاٹھی اتوار کے روز ریٹائر ہو گئے جس کی تعریف جارحانہ بحری تعیناتیوں، بحری بیڑے کی تیز رفتار جدید کاری اور ایک تیز آپریشنل کرنسی کے ذریعے کی گئی تھی جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران پاک بحریہ کو دفاعی قید میں رہنے پر مجبور کر دیا گیا۔اپنی ریٹائرمنٹ سے قبل، ایڈمرل ترپاٹھی نے کئی انٹرویوز میں مصروف، آپریشن سندور، پاکستان، ہندوستان کی آبدوز کی صلاحیت اور بحریہ کی مستقبل کی جنگی پوزیشن پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی۔ٹائمز آف انڈیا کے ساتھ ایک انٹرویو میں ایڈمرل ترپاٹھی نے کہا کہ آپریشن سندور کے دوران شمالی بحیرہ عرب میں بحریہ کی جارحانہ تعیناتی نے پاکستان کے سمندری اختیارات کو مؤثر طریقے سے مفلوج کر دیا۔انہوں نے کہا کہ "کیریئر بیٹل گروپ کی آگے کی تعیناتی اور شمالی بحیرہ عرب میں ہماری جارحانہ آپریشنل پوزیشن نے پاک بحریہ کو اپنی بندرگاہوں تک محدود رہنے یا مکران کے ساحل کے قریب رہنے پر مجبور کر دیا۔" انہوں نے مزید کہا کہ بحریہ کی کرنسی نے جہاز رانی کے خطرات اور انشورنس پریمیم میں اضافہ کر کے پاکستان پر اقتصادی لاگت عائد کی جس سے عالمی شپنگ کمپنیوں کو پاکستانی بندرگاہوں سے بچنے پر مجبور کیا گیا۔ایڈمرل ترپاٹھی نے یہ بھی کہا کہ بحریہ نے 2025 کے دوران "بے مثال آپریشنل ٹیمپو" کو برقرار رکھا، جس میں تقریباً 11,000 جہاز دن اور 50,000 سے زیادہ پرواز کے اوقات تھے۔

آسام کے وزیر اعلیٰ نے وزیر خارجہ جے شنکر سے ملاقات کی

ایکٹ ایسٹ پالیسی اور علاقائی تجارت کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی۔ 31رمئی۔ایم این این۔آسام کے وزیر اعلی ہمانتا بسوا سرما نے اتوار کو وزیر خارجہ ایس جے شنکر سے ملاقات کی اور پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارت اور سیاحتی تعلقات کو بڑھانے میں آسام کے ممکنہ کردار کی تلاش کرتے ہوئے مرکز کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔اس میٹنگ کی تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، جو وزارت خارجہ کی سرکاری رہائش گاہ پر ہوئی تھی، سرما نے کہا کہ آج صبح، مجھے عزت مآب وزیر خارجہ ایس جے شنکر جی سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی، عالمی امور کے بارے میں ان کا نقطہ نظر اور ہندوستان کس طرح موجودہ جیو پولیٹیکل ہیڈ وائنڈ کو آگے بڑھا رہا ہے، ہمیشہ روشن خیال ہے۔سی ایم سرما نے کہا کہ انہوں نے ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کو مزید مضبوط بنانے کے بارے میں اپنی بصیرت کا اشتراک کرنے کے لئے وزیر خارجہ کا شکریہ ادا کیا، یہ ایک کلیدی اقدام ہے جس کا مقصد جنوب مشرقی ایشیا کے ممالک اور وسیع تر ہند۔بحرالکاہل خطے کے ساتھ ہندوستان کی مصروفیت کو گہرا کرنا ہے۔وزیر اعلیٰ نے جے شنکر سے مسلسل رہنمائی کی امید بھی ظاہر کی کہ کس طرح آسام پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارت اور سیاحتی روابط کو مضبوط بنانے میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے، اور ریاست کے اسٹریٹجک مقام کو شمال مشرقی اور جنوب مشرقی ایشیا کے گیٹ وے کے طور پر فائدہ پہنچا سکتا ہے۔یہ بات چیت علاقائی رابطوں، سرحد پار تجارت اور ایکٹ ایسٹ فریم ورک کے تحت اقتصادی تعاون کو فروغ دینے کی جاری کوششوں کے درمیان ہوئی ہے۔

ویتنام کے ساتھ براہموس میزائل معاہدہ حتمی

بھارت نے دفاعی برآمدات میں اہم پیش رفت کی تصدیق کی

سنگاپور رنئی دہلی۔ 31رمئی۔ایم این این۔ بھارت نے تصدیق کی ہے کہ ویتنام کے ساتھ براہموس سپرسونک کروز میزائلوں کی فراہمی کا معاہدہ مکمل طور پر طے پا چکا ہے، جسے بھارت کی دفاعی برآمدات اور جنوب مشرقی ایشیا میں اس کے تزویراتی اثر ورسوخ کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ بھارتی دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ویتنام کے ساتھ معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں، اگرچہ اس کا باضابطہ اعلان عوامی سطح پر نہیں کیا گیا تھا۔انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انڈونیشیا کے ساتھ اسی نوعیت کے ایک اور براہموس معاہدے پر مذاکرات آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں۔ براہموس میزائل بھارت اور روس کے مشترکہ تعاون سے تیار کیا گیا ایک سپرسونک کروز میزائل ہے، جو اپنی تیز رفتار، درست نشانہ بنانے کی صلاحیت اور مختلف پلیٹ فارمز سے لانچ کیے جانے کی خصوصیات کے باعث عالمی سطح پر توجہ حاصل کر چکا ہے۔ رائٹرز کے مطابق ویتنام کے ساتھ اس معاہدے کی مالیت تقریباً 60 ارب بھارتی روپے (629 ملین امریکی ڈالر) ہوسکتی ہے، جس میں تربیت اور لاجسٹک معاونت بھی شامل ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب بھارت دفاعی پیداوار میں خود انحصاری بڑھانے اور عالمی اسلحہ منڈی میں اپنی موجودگی مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔اس سے قبل فلپائن بھی بھارت سے براہموس میزائل خرید چکا ہے، جبکہ جنوب مشرقی ایشیا کے دیگر ممالک نے بھی اس نظام میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق ویتنام کے ساتھ یہ معاہدہ بھارت اور آسیان ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے میں مدد دے سکتا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب جنوبی بحیرۂ چین اور وسیع تر انڈو پیسفک خطے میں تزویراتی مسابقت میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

ہندوستان کی شمسی کامیابی دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کیلئے بلیو پرنٹ بن سکتی ہے۔رپورٹ

نئی دہلی، 31 مئی۔ایم این این۔سولر پینلز کا ایک وسیع وعریض علاقہ گجرات کے رن آف کچھ کے سفید نمک کے صحراؤں کو تیزی سے دنیا کے سب سے بڑے قابل تجدید توانائی کے مرکز میں تبدیل کر رہا ہے۔بھارت۔پاکستان سرحد کے قریب تقریباً 280 مربع میل پر پھیلا ہوا، خواڈا سولر پارک 2029 تک دنیا کا سب سے بڑا شمسی توانائی کا منصوبہ بن جائے گا۔ایک بار مکمل ہونے کے بعد، یہ سائٹ تقریباً 60 ملین سولر پینلز کی میزبانی کرے گی اور 30 گیگا واٹ بجلی پیدا کرے گی تاکہ پورے آسٹریا کے سائز کے پورے ملک کو بجلی فراہم کی جا سکے۔بڑے پیمانے پر پروجیکٹ شمسی توانائی کی طرف ہندوستان کی تیز رفتاری کی عکاسی کرتا ہے۔ملک کی نصب شدہ شمسی صلاحیت تقریباً 40 فیصد سالانہ کی شرح سے بڑھ رہی ہے اور مارچ میں 150 گیگاواٹ سے تجاوز کر گئی۔2030 تک، توقع ہے کہ ہندوستان اس صلاحیت کو دوبارہ دوگنا کر دے گا کیونکہ وہ جیواشم ایندھن پر انحصار کم کرتے ہوئے بجلی کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنا چاہتا ہے۔توانائی کے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ہندوستان کوئلے کی بجائے شمسی توانائی سے بنیادی طور پر صنعتی بنانے والی پہلی بڑی معیشت بن سکتا ہے۔توانائی کے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ ہندوستان کوئلے کی بجائے شمسی توانائی سے بنیادی طور پر صنعتی بنانے والی پہلی بڑی معیشت بن سکتا ہے۔برطانیہ میں مقیم تھنک ٹینک ایمبر کے توانائی کے ماہر کنگس مل بانڈ کے مطابق، ہندوستان چین اور مغربی ممالک سے ایک مختلف راستہ اختیار کر رہا ہے، جنہوں نے اپنی معیشتیں زیادہ تر جیواشم ایندھن پر استوار کی ہیں۔بانڈ نے کہا، "چین کوئلے پر بنایا ہے؛ ہندوستان سورج پر تعمیر کر رہا ہے،" انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کا ماڈل دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں کو حوصلہ افزائی کر سکتا ہے جو کاربن کے اخراج میں تیزی سے اضافہ کیے بغیر تیزی سے ترقی کے خواہاں ہیں۔ہندوستان کی تیز رفتار شمسی توسیع صرف ایک دہائی قبل اپنی پوزیشن سے ڈرامائی تبدیلی کی نشاندہی کرتی ہے، جب ملک کی توانائی کے مرکب میں شمسی توانائی نے صرف ایک محدود کردار ادا کیا تھا۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس وقت، حکومت نے صنعتی ترقی کو سہارا دینے کے لیے کوئلے کی پیداوار کی بھرپور حمایت کی، موسمیاتی تبدیلی پر بڑھتی ہوئی عالمی تشویش کے باوجود۔2014 میں اقتدار میں آنے کے فوراً بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے 2020 تک کوئلے کی پیداوار کو دوگنا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔بھارت نے ماحولیاتی سربراہی اجلاس میں کوئلے کو ختم کرنے کے لیے بین الاقوامی دباؤ کا بھی مقابلہ کیا، یہ دلیل دی کہ ترقی پذیر ممالک کو غربت کو کم کرنے اور اپنی معیشتوں کو بڑھانے کے لیے اب بھی فوسل فیول کی ضرورت ہے۔تاہم، شمسی پینل کی قیمتوں میں کمی اور ہندوستان کی قدرتی طور پر دھوپ والی آب وہوا نے آہستہ آہستہ ملک کی توانائی کی حکمت عملی کو تبدیل کر دیا۔گلاسگو میں COP26 موسمیاتی سربراہی اجلاس کے بعد سے، شمسی تنصیبات کی رفتار میں تیزی آئی ہے۔رپورٹ میں بتایا گیا کہ گزشتہ سال، پہلی بار ہندوستان کی نصب شدہ بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت کے نصف سے زیادہ غیر جیواشم ایندھن کے ذرائع تھے۔بین الاقوامی توانائی ایجنسی (IEA) کے مطابق، اب اور 2030 کے درمیان ہندوستان کی اضافی بجلی کی طلب کا تقریباً نصف شمسی توانائی کے ذریعے پورا ہونے کی امید ہے۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایک اور سہ ماہی دیگر کم کاربن ذرائع سے آنے کا امکان ہے جن میں ہوا، ہائیڈروالیکٹرک اور نیوکلیئر پاور شامل ہیں۔

کیا روس کا Su-57 فائٹر جیٹ بھارت کا نیا خفیہ ہتھیار بننے والا ہے؟

نئی دہلی رماسکو۔31رمئی۔ایم این این۔روسی فیڈرل سروس فار ملٹری ٹیکنیکل کوآپریشن نے ہفتے کے روز سپوتنک کو بتایا کہ روس اور بھارت اس وقت روس کے پانچویں نسل کے اسٹیلتھ فائٹر Su-57E کی ممکنہ مقامی پیداوار کے حوالے سے باضابطہ مشاورت میں مصروف ہیں۔یہ مکالمہ ماسکو ریجن میں افتتاحی بین الاقوامی سیکورٹی فورم کے دوران منعقدہ اعلیٰ سطحی بات چیت کے بعد ہے، جہاں روسی حکام نے دوطرفہ فوجی صنعتی تعاون کو وسعت دینے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔روسی فیڈرل سروس فار ملٹری ٹیکنیکل کوآپریشن نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ یہ بات چیت ایک دفاعی شراکت داری کی قدرتی پیشرفت ہے جو چھ دہائیوں سے پروان چڑھ رہی ہے، جس کے دوران دونوں ممالک نے روسی ڈیزائن کردہ پلیٹ فارمز کی ایک وسیع صف کے لیے کامیابی کے ساتھ مینوفیکچرنگ پائپ لائنیں قائم کیں، جن میں Su-30MKI، مختلف ٹینک اور ٹینک، ٹینک، ٹینک، ٹیکنیکل اور دیگر چھوٹے جنگی طیارے شامل ہیں۔نظامجبکہ روسی ایرو اسپیس لیڈرز، جیسے کہ یونائیٹڈ ایئرکرافٹ کارپوریشن نے "لائسنس یافتہ پروڈکشن" کے فوائد اور موجودہ ہندوستانی بنیادی ڈھانچے کو استعمال کرنے کی صلاحیت پر زور دیا ہے، جیسے کہ فی الحال Su-30MKI کے لیے وقف کردہ سہولیات، ہندوستانی حکومت ابھی بھی سوچ سمجھے مرحلے میں ہے۔ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ کی قیادت نے واضح کیا ہے کہ اس منصوبے کا مستقبل پوری طرح نئی دہلی کی اسٹریٹجک قیادت پر منحصر ہے۔اگرچہ روسی پیشکشوں میں گہری ٹیکنالوجی کی منتقلی اور بھارت کے گھریلو ایڈوانسڈ میڈیم کمبیٹ ایئرکرافٹ پروگرام کے لیے تعاون شامل ہے، لیکن بھارتی وزارت دفاع طویل مدتی خودمختاری کے اہداف اور بحری بیڑے کی لاجسٹکس، تکنیکی پختگی، اور خود انحصاری کے اقدامات جیسے 'آتمانیر بھر بھارت' میں توازن پیدا کرنے کی ضرورت کے خلاف ان اختیارات کو احتیاط سے دیکھ رہی ہے۔ونگس انڈیا 2026 ایونٹ کے دوران، روسی ایرو اسپیس حکام، بشمول یونائیٹڈ ایئرکرافٹ کارپوریشن کے ایگزیکٹوز نے Su-57E کی ہندوستان میں لائسنس یافتہ پیداوار کی تجویز کو تفصیل سے بتایا۔ماسکو نے مکمل ٹیکنالوجی کی منتقلی کی پیشکش کے ساتھ معاہدے کو مضبوط کیا ہے، جس میں ہوائی جہاز کے سورس کوڈ تک رسائی اور انجن اور AESA ریڈار سسٹم جیسے اہم اجزاء کی لوکلائزیشن شامل ہے۔روسی ریاستی اسلحہ برآمد کنندہ روسوبورنو ایکسپورٹ نے اسے نہ صرف برآمدی فروخت کے طور پر بلکہ ایک طویل المدتی صنعتی شراکت داری کے طور پر وضع کیا ہے۔وہ تجویز کرتے ہیں کہ بھارت موجودہ بنیادی ڈھانچے کو استعمال کر سکتا ہے جو اس وقت Su-30MKI بیڑے کے لیے مختص ہے تاکہ ایک سرشار Su-57E پروڈکشن لائن قائم کی جا سکے، جو ممکنہ طور پر بھارت کو سالوں کی ترقیاتی رکاوٹوں کو نظرانداز کرنے کی اجازت دیتا ہے۔معاہدے کے حامیوں کا استدلال ہے کہ Su-57E آئی اے ایف کو ایک فوری، اعلیٰ کارکردگی والا اسٹیلتھ پلیٹ فارم مہیا کر سکتا ہے جو ڈرون سواروں اور نیٹ ورک پر مبنی جنگ کے لیے کمانڈ اینڈ کنٹرول نوڈ کے طور پر کام کرنے کے قابل ہوگا۔

ریلائنس گروپ نے کی 1 لاکھ سے زیادہ نئی بھرتیاں

گرین انرجی سے 2 لاکھ مزید نوکریاں پیدا ہونے کی توقع

ممبئی، 31رمئی۔ایم این این۔ریلائنس گروپ نے مالی سال 2025-26 میں 1 لاکھ سے زیادہ نئی بھرتیاں کی۔کمپنی کی تازہ ترین سالانہ رپورٹ کے مطابق، 31 مارچ 2026 تک ریلائنس کے ملازمین کی کل تعداد بڑھ کر 911,419 ہوگئی۔اس مدت کے دوران، کمپنی نے مصنوعی ذہانت (اے آئی)، ڈیٹا سائنس، آٹومیشن، اور ڈیجیٹل تبدیلی جیسے شعبوں میں نئے ٹیلنٹ کو شامل کرنے پر توجہ دی۔ریلائنس کے مطابق یہ بھرتی کمپنی کی اس تبدیلی کو ظاہر کرتی ہے، جس کے تحت وہ خود کو AI۔فرسٹ اور ڈیپ۔ٹیک کمپنی کے طور پر آگے بڑھا رہی ہے۔روزگار کے محاذ پر، کمپنی کی اگلی بڑی امید اس کے سبز توانائی کے کاروبار میں ہے۔دھیرو بھائی امبانی گرین انرجی گیگا کمپلیکس جو جام نگر میں تعمیر کیا جا رہا ہے اس میں معیشت میں 2 لاکھ سے زیادہ سبز ملازمتیں پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔کمپنی کے مطابق، صاف توانائی کی طرف یہ تبدیلی گروپ کے لیے روزگار کا اگلا بڑا انجن بن سکتا ہے۔کمپنی صرف ملازمتیں پیدا کرنے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اپنے ملازمین میں نمایاں سرمایہ کاری بھی کرتی ہے۔رپورٹس کے مطابق، ریلائنس نے مالی سال 26 میں ملازمین پر 318,30 کروڑ روپے خرچ کیے، جو پچھلے مالی سال کے 559,28 کروڑ روپے سے 2.6 فیصد زیادہ ہے۔اس عرصے کے دوران کمپنی کو مسلسل چھٹے سال بھی" کام کرنے کے لیے بہترین جگہ" کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ریلائنس کو برینڈن ہال گروپ ایچ سی ایم ایکسیلنس ایوارڈز 2024 میں اور گریٹ مینیجر انسٹی ٹیوٹ کے ذریعہ ہندوستان کی اعلیٰ قیادت کی فیکٹریوں میں بھی تسلیم کیا گیا تھا۔ریلائنس نے خواتین کی شرکت کے محاذ پر بھی پیش رفت کی۔مالی سال 26 میں، خواتین نے گروپ کے اندر 7.14 فیصد قیادت کی پوزیشنیں حاصل کیں، جب کہ براہ راست متعلقہ ملازمتوں میں ان کا حصہ 6.30 فیصد تھا۔

اسرو اور جل شکتی وزارت کے بیچ سیٹلائٹ پر مبنی آبی وسائل کی تشخیص

کو مضبوط بنانے کیلئے ایم او یو پر دستخط کرنے کا امکان

نئی دہلی۔31رمئی۔ایم این این۔جل شکتی کی وزارت اور انڈین اسپیس ریسرچ آرگنائزیشن (ISRO) کے درمیان 24 ترجیحی مطالعات اور تعاون کے شعبوں کے ساتھ، آبی وسائل کی تشخیص، نگرانی اور انتظام کے لیے سیٹلائٹ پر مبنی ایپلی کیشنز اور جدید ٹیکنالوجیز کو مضبوط بنانے کے لیے مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کیے جانے کی امید ہے۔وزارت نے ایک بیان میں کہا کہ 1 جون کو یہاں ڈاکٹر امبیڈکر انٹرنیشنل سینٹر میں منعقد ہونے والی پانی میں آر اینڈ ڈی پر قومی ورکشاپ کے دوران مفاہمت نامے پر دستخط کیے جانے کی امید ہے۔اس تقریب کی ایک اہم خصوصیت پانی پر پانی کے لیے اعلیٰ اثر والے علاقوں میں ترقی کے لیے مشن (MAHA) کا آغاز ہوگا، جو وزارت جل شکتی اور انوسندھان نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن کی مشترکہ پہل ہے تاکہ ترجیحی شعبوں جیسے کہ آبی وسائل کے انتظام، پینے کے پانی، آب وہوا کی لچک اور پانی کے استعمال میں جدید تحقیق کو فروغ دیا جائے۔اس اقدام کے تحت تحقیقی تجاویز کے لیے کھلی کال کا بھی اعلان کیا جائے گا۔وزارت پانی کے شعبے میں مصنوعات اور پروٹوٹائپ کی ترقی کی حمایت کرنے کے لیے بھارت۔وِنپورٹل کے تحت اسٹارٹ اپس اور ایم ایس ایم ایز کے لیے ایک کھلا کال شروع کرے گی۔ایک روزہ ورکشاپ کا مشترکہ طور پر مرکزی جل شکتی وزیر سی آر پاٹل، سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جتیندر سنگھ، جل شکتی کے وزیر مملکت راج بھوشن چودھری ک اور اسرو کے چیئرمین اور محکمہ خلائی سکریٹری وی نارائنن، سینئر حکام کے ساتھ مشترکہ طور پر کریں گے۔یہ ورکشاپ ہندوستان کے پانی کی تحقیق کے ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنانے اور پائیدار پانی کے انتظام کے لیے جدت پر مبنی حل کو تیز کرنے کے لیے حکومت، صنعت اور اکیڈمی کو اکٹھا کرے گی۔تکنیکی سیشن موضوعات کا احاطہ کریں گے، جن میں زیر زمین پانی کا انتظام، آبپاشی کے طریقوں، دریا کی شکل سازی، سیلاب کے میدان میں سیلاب کی نقشہ سازی، آب وہوا کی لچک، ماحولیاتی تشخیص، ڈیم کی حفاظت، شہری پانی کی نقشہ سازی اور ریموٹ سینسنگ کا اطلاق اور واٹر گورننس میں جدید ٹیکنالوجیز شامل ہیں۔بات چیت میں پچھلے 12 سالوں میں پانی کے شعبے کی تحقیق کے اثرات کا بھی جائزہ لیا جائے گا اور اسٹریٹجک ترجیحات اور 16 ویں مالیاتی کمیشن سائیکل کے لیے آگے بڑھنے کے راستے پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔بیان میں کہا گیا ہے کہ ورکشاپ کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجیز، تحقیقی نتائج اور پانی کے شعبے میں بہترین طریقوں کی نمائش کرنے والی ایک نمائش کا انعقاد کیا جائے گا، جو تحقیقی اداروں، اسٹارٹ اپس، ایم ایس ایم ایز اور تکنیکی تنظیموں کو پانی کے پائیدار انتظام کے لیے ٹیکنالوجی کے قابل حل کا مظاہرہ کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گی۔

یورپی یونین کے رکن ممالک کا وفد 8-9 جون کو آسام کا دورہ کرے گا

گوہاٹی۔31رمئی۔ایم این این۔آسام کے وزیر اعلی کے دفتر کے مطابق، یورپی یونین کے سفیر اور رکن ممالک کے سفارت کار 8-9 جون کو آسام کا دورہ کریں گے۔یہ دورہ پائیدار معاش، اختراع اور جامع اقتصادی ترقی کے لیے ایک روڈ میپ شروع کرنے میں مدد کرے گا۔وزیر اعلیٰ کے دفتر (سی ایم او) کے مطابق، آسام، وزیر اعظم نریندر مودی کے وژن اور بھارت۔یورپی یونین کی بڑھتی ہوئی شراکت داری کے مطابق، 8-9 جون کو یورپی یونین کے سفیروں اور رکن ممالک کے سفارت کاروں کا گوہاٹی کا دورہ پائیدار معاش، اختراعات، اور جامع اقتصادی ترقی کے لیے ایک روڈ میپ شروع کرنے میں مدد کرے گا۔"یورپی یونین کا بلیو ویلی پہل خواتین، کسانوں، اور صنعت کاروں کو ذائقوں، فوڈ پروسیسنگ، خوشبوؤں، چائے اور آیوش جیسے شعبوں میں بااختیار بنانے کی طرف ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے۔

سیکرٹری دفاع نے سنگاپور اور نیوزی لینڈ کے

وزرائے دفاع کے ساتھ تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

سنگاپور، 31 مئی۔ایم این این۔ دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے اتوار کو شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر نیوزی لینڈ اور سنگاپور کے وزرائے دفاع کے ساتھ میٹنگ کی، جس میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے، سمندری تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے کے طریقہ کار کو آگے بڑھانے پر بات چیت کی گئی۔ میٹنگ کے بارے میں تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت دفاع نے کہا، "مشغولات نے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے، سمندری تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے کے طریقہ کار کو آگے بڑھانے، اور ایک محفوظ، مستحکم اور جامع ہند۔بحرالکاہل کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔میٹنگ کے حوالے سے تفصیلات کا اشتراک کرتے ہوئے، وزارت دفاع نے کہا، "مشغولات نے دوطرفہ دفاعی تعلقات کو مضبوط بنانے، سمندری تعاون کو بڑھانے، معلومات کے تبادلے کے طریقہ کار کو آگے بڑھانے، اور ایک محفوظ، مستحکم اور جامع انڈو پیسفک کے لیے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔سنگاپور میں منعقد ہونے والے شنگری لا ڈائیلاگ میں حکومتی وزراء کی قیادت میں مکمل مباحثے اور وفود کے درمیان دوطرفہ بات چیت کے اہم مواقع شامل ہیں۔وزارت دفاع کی طرف سے جاری کردہ بیان کے مطابق، راجیش کمار سنگھ نے ہفتہ کو شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر منعقدہ استانہ استقبالیہ میں سنگاپور کے صدر تھرنان شانموگرتنم سے ملاقات کی، جس میں دوطرفہ اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور باہمی دلچسپی کے شعبوں میں تعاون کو آگے بڑھانے پر بات چیت ہوئی۔ راجیش کمار سنگھ نے سویڈن کے وزیر دفاع پیٹر سینڈوال سے بھی ملاقات کی، جس میں دفاعی تعاون کو مضبوط بنانے اور دونوں ممالک کے درمیان ٹیکنالوجی اور اختراعات سمیت شعبوں میں تعاون کو بڑھانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔وزارت دفاع نے کہا،" دفاع کے سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے وزیر دفاع کے ریاستی سکریٹری، سویڈن پیٹر سینڈوال کے ساتھ بات چیت کی۔ بات چیت میں ہندوستان۔سویڈن کی دفاعی مصروفیت کو مضبوط بنانے اور دفاعی ٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبے سمیت باہمی دفاعی تعاون کو بڑھانے کے مواقع تلاش کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی"۔ راجیش کمار سنگھ نے نیدرلینڈ کے چیف آف ڈیفنس جنرل اونو ایچیل شیم کے ساتھ بات چیت کی، جہاں دونوں فریقوں نے فوجی تبادلے کے پروگراموں اور مشترکہ تربیتی پروگراموں سمیت دوطرفہ دفاعی تعلقات کو گہرا کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا۔راجیش کمار سنگھ نے یورپی ایکسٹرنل ایکشن سروس کے سکریٹری جنرل بیلن مارٹینز کاربونیل اور یورپی یونین ملٹری کمیٹی (DCEUMC) کے ڈپٹی چیئر لیفٹیننٹ جنرل ایزیکو باردوانی سے بھی بات چیت کی۔

جواں دوست
Jawan Dost
www.jawandost.com

اتر پردیش کے 46 اضلاع میں آندھی طوفان کا الرٹ، 14 اضلاع میں شدید بارش کی وارننگ

لکھنؤ، 31 مئی۔ نوتپا کی شدید گرمی کے درمیان اتر پردیش میں موسم نے اچانک کروٹ لے لی ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز ریاست کے 46 اضلاع میں تیز آندھی، گرج چمک اور آسمانی بجلی گرنے کا اورنج الرٹ جاری کیا ہے، جبکہ 14 اضلاع میں شدید بارش کی وارننگ دی گئی ہے۔ جمعرات کی دیر رات سے سرگرم ہونے والے مغربی ہواؤں کے دباؤ اور خلیج بنگال و بحیرہ عرب سے آنے والی نم ہواؤں کے اثر سے ریاست کے کئی حصوں میں تیز ہوائیں چلیں، گرج چمک ہوئی اور بارش ریکارڈ کی گئی۔ دارالحکومت لکھنؤ سمیت مغربی اور مشرقی اتر پردیش کے کئی اضلاع میں موسم خوشگوار ہوگیا۔ ترائی کے علاقے میں بھی اچھی بارش درج کی گئی، جبکہ مغربی اتر پردیش کے کچھ علاقوں میں اولے بھی پڑے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق، جمعہ کو ریاست کے کئی اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے 8 ڈگری سیلسیس تک کم ریکارڈ کیا گیا۔ بارابنکی، سیتاپور، کانپور، ہردوئی، مرادآباد اور بریلی سمیت کئی اضلاع میں تیز بارش اور آندھی کی وجہ سے لوگوں کو شدید گرمی سے راحت ملی۔ تاہم، خراب موسم کے باعث جانی نقصان کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ گزشتہ 24 گھنٹوں میں مزید 6 افراد کی موت کے بعد آندھی طوفان سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 31 ہوگئی ہے۔ مشرقی اتر پردیش میں جمعہ کے روز مرزاپور میں سب سے زیادہ 100 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔ اس کے بعد ایودھیا میں 90 ملی میٹر، پریاگ راج میں 61 ملی میٹر، اناؤ میں 59 ملی میٹر اور سدھارتھ نگر میں 51 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی۔ مغربی اتر پردیش میں سہارنپور سب سے زیادہ بارش والا ضلع رہا، جہاں 32 ملی میٹر بارش ہوئی۔ ہاتھرس میں 30 ملی میٹر جبکہ بجنور، ہمیر پور اور جالون میں 20-20 ملی میٹر بارش درج کی گئی۔ سیتاپور، بدایوں اور جھانسی سمیت کئی اضلاع میں ژالہ باری (اولے گرنے) کی بھی اطلاع ہے۔ محکمہ موسمیات نے ہفتے کے روز باندہ، چترکوٹ، کوشامبی، پریاگ راج، فتح پور، سون بھدر، مرزاپور، سنت روی داس نگر (بھدوہی)، دیوریا، گورکھپور، سنت کبیر نگر، بستی، کشی نگر، مہاراج گنج، سدھارتھ نگر، گونڈہ، بلرام پور، شراوستی، بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتاپور، کانپور دیہات، کانپور نگر، سہارنپور، شاملی، مظفرنگر، میرٹھ، آگرہ، فیروزآباد، مین پوری، اٹاوہ، اوریا، بجنور، امروہہ، مرادآباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، بدایوں، جالون، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور اضلاع میں 50 سے 70 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے تیز ہوائیں چلنے، گرج چمک اور بجلی گرنے کا اورنج الرٹ جاری کیا ہے۔ اس کے علاوہ باندہ، بجنور، امروہہ، مرادآباد، رام پور، بریلی، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، سنبھل، بدایوں، ہمیر پور، مہوبہ، جھانسی اور للت پور اضلاع میں شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ علاقائی محکمہ موسمیات کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ نے بتایا کہ سرگرم مغربی ڈسٹربس اور سمندری نمی کی وجہ سے موسم میں یہ بڑی تبدیلی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ سمیت ریاست کے بیشتر حصوں میں اگلے چند دنوں تک لو (ہیٹ ویو) سے راحت ملنے کا امکان ہے۔ ہفتے کے روز دارالحکومت میں بھی تیز ہواؤں کے ساتھ ہلکی بوندا باندی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جمعہ کے روز لکھنؤ کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 4.4 ڈگری سیلسیس کی گراوٹ کے ساتھ 33 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 4.6 ڈگری سیلسیس گر کر 9.20 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا۔ اسی دوران، محکمہ موسمیات نے سال 2026 کے مونسون کے بارے میں اشارہ دیا ہے کہ ایل نیو کے اثرات کی وجہ سے اس سال ریاست میں معمول سے تقریباً 10 فیصد کم بارش ہوسکتی ہے۔

جون کے مہینے میں زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم درجہ حرارت معمول سے زیادہ رہنے اور عام دنوں کے مقابلے دو سے تین بار زیادہ لو کے دور چلنے کا امکان بھی ظاہر کیا گیا ہے۔

اتر پردیش میں مہنگی بجلی کا جھٹکا، جون کے بل میں لگے گا 10 فیصد فیول سرچارج

لکھنؤ، 31 مئی۔ اتر پردیش کے کروڑوں بجلی صارفین کو جون کے مہینے میں بجلی کے زائد بلوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ (یو پی پی سی ایل) نے پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کو مارچ 2026 کے بڑھے ہوئے بجلی کی خریداری اور ترسیلی اخراجات (پاور پرچیز اینڈ ٹرانسمیشن کاسٹ) کی تلافی کے لیے جون 2026 کے بلوں میں 10 فیصد فیول اینڈ پاور پرچیز ایڈجسٹمنٹ سرچارج وصول کرنے کی ہدایات دی ہیں۔ جمعہ کی دیر رات جاری کردہ آرڈر کے مطابق، مارچ 2026 کے لیے طے شدہ یہ سرچارج جون کے بجلی کے بلوں میں شامل کیا جائے گا۔ ذرائع کے مطابق جولائی کے مہینے میں بھی اسی طرح کا 10 فیصد سرچارج وصول کیا جا سکتا ہے، جس سے صارفین پر اضافی معاشی بوجھ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ ریاست میں تقریباً 73.3 کروڑ بجلی کے صارفین ہیں اور اس فیصلے کا براہِ راست اثر گھریلو، تجارتی (کمرشل) اور دیگر زمروں کے صارفین پر پڑے گا۔ اتر پردیش اسٹیٹ الیکٹریسٹی کنسیومر کونسل کے صدر اور ریاستی مشاورتی کمیٹی کے رکن اودھیش کمار ورما نے اس فیصلے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ فروری 2026 میں بھی 10 فیصد فیول سرچارج لگایا گیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ شدید گرمی، بجلی کے بحران، مہنگائی اور پیٹرول، ڈیزل اور روزمرہ کی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے درمیان بجلی کے نرخوں میں یہ اضافی اضافہ عام صارفین کے لیے بڑی پریشانی کا باعث بنے گا۔ مسٹر ورما نے دعویٰ کیا کہ الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن (یو پی ای آر سی) کے ٹیرف آرڈر میں منظور شدہ بجلی کی اصل قیمت 94.4 روپے فی یونٹ تھی، جبکہ مارچ 2026 میں بجلی کی خریداری کی قیمت تقریباً 86.5 روپے فی یونٹ دکھا کر صارفین پر تقریباً 610,1 کروڑ روپے کا اضافی بوجھ ڈالا گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس بات کی غیر جانبدارانہ انکوائری ہونی چاہیے کہ مارچ 2026 میں کن نجی بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں (پرائیویٹ پاور جنریشن کمپنیوں) سے مہنگی بجلی خریدی گئی اور کن حالات میں خریدی گئی۔ صارفین کونسل کا الزام ہے کہ مارچ کے مہینے کے فیول سرچارج میں گزشتہ مدت کے تقریباً 400,1 کروڑ روپے کے کلیمز کو بھی شامل کیا گیا ہے، جس سے صارفین پر بوجھ بڑھا ہے۔ کونسل نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ریاست کی بجلی کمپنیوں کے پاس پہلے ہی 000,51 کروڑ روپے سے زیادہ کا کنزیومر سرپلس موجود ہے، لہٰذا اضافی سرچارج لگانے سے پہلے اس معاملے کو اتر پردیش الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کے سامنے رکھا جانا چاہیے تھا۔ کونسل نے اس مسئلے کو فوری طور پر یو پی ای آر سی کے سامنے اٹھانے اور فیول سرچارج سے متعلق قوانین میں ضروری ترمیم کا مطالبہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ اور وزیر توانائی سے فروری اور مارچ 2026 کے فیول سرچارج کی بنیاد پر کیے گئے 10 فیصد اضافے کو فوری طور پر روکنے اور پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی جانچ کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

سوریا چوہان قتل کیس کے مجرموں کو ملے سخت سزا: مایاوتی

لکھنؤ، 31 مئی۔ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) صدر مایاوتی نے غازی آباد ضلع کے کھوڑا علاقے میں نوجوان سوریا چوہان کے قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ محترمہ مایاوتی نے قتل کے واقعے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اسے انتہائی افسوسناک اور تشویشناک بتایا اور ریاستی حکومت سے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ سوشل میڈیا پر جاری بیان میں مایاوتی نے کہا کہ یو پی کے ضلع غازی آباد میں کھوڑا کے ایک نوجوان سوریا چوہان کے قتل کا واقعہ انتہائی افسوسناک اور تشویشناک ہے۔ اس طرح کے واقعات آئے دن سامنے آرہے ہیں، جن کی روک تھام کے لیے حکومت اور انتظامیہ کو ٹھوس اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس قتل کیس میں ملوث مجرموں کی شناخت کر کے انہیں قانونی طور پر سخت سزا دی جائے۔ بی ایس پی سربراہ کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب ریاست میں امن و امان اور جرائم پر قابو پانے کے حوالے سے سیاسی بحث تیز ہے۔ پولیس انتظامیہ سے توقع کی جا رہی ہے کہ وہ اس معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کر کے مجرموں کو جلد گرفتار کرے۔

غیر قانونی ٹرانسپورٹ اور اوورلوڈنگ کے خلاف ریاست گیر انفورسمنٹ مہم جاری: محترمہ مالا شریواستو

لکھنؤ، 31 مئی۔ ریاست میں ذیلی معدنیات کی غیر قانونی کان کنی، غیر قانونی ٹرانسپورٹ اور اوورلوڈنگ پر مؤثر روک تھام کے لیے جیولوجی اور مائننگ ڈپارٹمنٹ کی طرف سے بڑے پیمانے پر انفورسمنٹ مہم چلائی جا رہی ہے۔ سکریٹری اور ڈائریکٹر، جیولوجی اور مائننگ ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش محترمہ مالا شریواستو کی ہدایت پر ضلعی اور ڈائریکٹوریٹ کی سطح سے ماہِ اپریل، 2026 سے پوری ریاست میں مسلسل اور گہرائی سے جانچ کی مہم چلائی جا رہی ہے۔ مہم کے تحت مختلف اضلاع میں معدنیات لے جانے والی گاڑیوں کی گہرائی سے جانچ کی گئی۔ جانچ کے دوران زیادہ تر گاڑیاں قانونی ٹرانسپورٹ دستاویزات کے ساتھ معدنیات کی نقل و حمل کرتی ہوئی پائی گئیں۔ وہیں جن گاڑیوں میں غیر قانونی ٹرانسپورٹ یا اوورلوڈنگ کی تصدیق ہوئی، ان کے خلاف ضابطے کے مطابق سخت کارروائی کی گئی۔ اب تک کی کارروائی میں کل 7339 گاڑیوں پر کارروائی کرتے ہوئے 33 کروڑ 71 لاکھ روپے کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ ان میں سے 28 کروڑ 31 لاکھ روپے کی رقم متعلقہ فریقین سے جمع بھی کرائی جا چکی ہے۔ مہم کا جائزہ لیتے ہوئے سکریٹری اور ڈائریکٹر جیولوجی اور مائننگ ڈپارٹمنٹ، اتر پردیش محترمہ مالا شریواستو نے بین ریاستی سرحدی اضلاع کے افسران کو ہدایت دی کہ دوسری ریاستوں سے آنے والی ذیلی معدنیات کی ٹرانسپورٹ صرف جائز آئی ایس ٹی پی (Inter-State Transit Pass) کے ذریعے ہی یقینی بنائی جائے اور کسی بھی حالت میں اوورلوڈنگ نہ ہونے دی جائے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ اضلاع میں چلنے والے کان کنی کے علاقوں کے سورس پوائنٹ پر ہی طے شدہ لوڈنگ کے معیارات کی سختی سے تعمیل کرائی جائے۔ اگر کسی بھی سطح پر بے ضابطگی یا قوانین کی خلاف ورزی کی شکایت موصول ہوتی ہے تو متعلقہ فرد کے خلاف سخت اور مؤثر کارروائی یقینی بنائی جائے۔

بجلی پر دس فیصد اضافی فیول سرچارج کا فیصلہ واپس لے حکومت: اجے رائے

لکھنؤ، 31 مئی۔ اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے بجلی صارفین پر 10 فیصد اضافی فیول سرچارج لگائے جانے کے فیصلے کی سخت مخالفت کرتے ہوئے اسے فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی سے پریشان عوام پر یہ اضافی معاشی بوجھ ڈالنا عوامی مفاد کے سراسر خلاف ہے۔ اجے رائے نے ہفتے کے روز وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کو ایک خط لکھ کر کہا کہ کانگریس پارٹی عام عوام اور کسانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے اور بجلی کے نرخوں میں اضافے کے اس فیصلے کی مخالفت کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے عوام پہلے ہی پیٹرول، ڈیزل، ایل پی جی اور روزمرہ کی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے نالاں ہیں۔ ایسے وقت میں جون 2026 سے بجلی کے بلوں پر 10 فیصد اضافی فیول سرچارج لاگو کرنا عام صارفین اور کسانوں کی معاشی حالت کو مزید ابتر بنا دے گا۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے الزام لگایا کہ حکومت ایک طرف 24 گھنٹے بلاتعطل بجلی کی فراہمی کا دعویٰ کرتی ہے، تو دوسری طرف دارالحکومت لکھنؤ سمیت ریاست کے مختلف علاقوں میں بجلی کی کٹوتی، ٹرانسفارمروں کی خرابی، فیڈر فیل ہونے اور سپلائی میں رکاوٹ جیسے مسائل مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر دارالحکومت کا یہ حال ہے تو دیہی اور دور دراز علاقوں کی صورتحال کا با آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اتر پردیش الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن (یو پی ای آر سی) کے کردار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ کمیشن کا مقصد صارفین کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے، لیکن بجلی صارفین کی شکایات، اسمارٹ میٹر کے تنازعات اور ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کے طریقہ کار کو لے کر اب تک کوئی خاطر خواہ راحت نہیں مل سکی ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ ریاست میں بجلی کے بحران، غیر اعلانیہ کٹوتی، تقسیم کے نظام کی خامیوں اور اسمارٹ میٹر کے تنازعات کے بیچ بجلی کے نرخوں پر اضافی بوجھ ڈالنا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ (یو پی پی سی ایل) کی طرف سے تجویز کردہ فیول سرچارج میں اضافے کا براہِ راست اثر صارفین کے ماہانہ بجٹ پر پڑے گا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ حکومت صرف دعووں اور اعلانات تک محدود نہ رہے، بلکہ بجلی کے نظام میں حقیقی اصلاحات، جوابدہی اور شفافیت کو یقینی بنائے۔ ساتھ ہی وسیع تر عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے 10 فیصد اضافی فیول سرچارج لگانے کے فیصلے کو فوری طور پر واپس لے کر عام عوام اور کسانوں کو راحت فراہم کرے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے واضح کیا کہ شدید مہنگائی کے اس دور میں بجلی کے چارجز میں یہ اضافی اضافہ عام شہریوں پر ایک اور گہرا معاشی وار ثابت ہوگا، جسے کسی بھی صورت میں جائز نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔

ایندھن بچت اور ماحولیاتی تحفظ کا پیغام دینے سائیکل سے عدالت پہنچے عدالتی افسران

لکھنؤ، 31 مئی۔ ایندھن کی بچت اور ماحولیاتی تحفظ کے تئیں عوامی بیداری بڑھانے کے مقصد سے ہفتہ کو ضلع لکھنؤ کے عدالتی افسران نے سائیکل سے عدالت پہنچ کر سماج کو ایک مثبت پیغام دیا۔ ضلع جج لکھنؤ ملکھان سنگھ کی قیادت میں تمام عدالتی افسران صبح ڈالی باغ میں واقع سیشن ہاؤس سے سائیکل کے ذریعے عدالت کے لیے روانہ ہوئے۔ ضلع جج ملکھان سنگھ نے بتایا کہ موجودہ حالات میں ایندھن کا تحفظ اور ماحولیاتی تحفظ انتہائی اہم موضوعات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر ہفتہ کو عدالتی افسران سائیکل سے عدالت آئیں گے اور جو افسران سائیکل نہیں چلا سکتے، وہ بیٹری رکشہ کا استعمال کریں گے۔ اس پہل کا مقصد نہ صرف ایندھن کی بچت کرنا ہے، بلکہ عام لوگوں کو ماحول کے تئیں ان کی ذمہ داریوں کے لیے راغب کرنا بھی ہے۔ یہ مہم چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ ارون بھنسالی کی رہنمائی میں شروع کی گئی ہے۔ مہم کا آغاز 22 مئی 2026 کو انتظامی جج لکھنؤ راجیش سنگھ چوہان نے ہری جھنڈی دکھا کر کیا تھا۔ ضلع جج ملکھان سنگھ کی قیادت میں عدالتی افسران نے عہد لیا ہے کہ ہر ہفتہ کو تمام عدالتی افسران سائیکل سے عدالت پہنچیں گے۔

یو پی (اتر پردیش) کے 40.1 لاکھ سے زیادہ اسکولوں کا ہوگا سیفٹی آڈٹ

لکھنؤ، 31 مئی۔ اتر پردیش حکومت نے اسکول کے بچوں کی حفاظت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے ریاست کے تمام سرکاری اور امداد یافتہ (ایڈڈ) اسکولوں میں جامع حفاظتی آڈٹ اور خطرات کے جائزے (رسک اسیسمنٹ) کا فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کے تحت ریاست کے 555,40,1 سے زیادہ تعلیمی اداروں کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا جائے گا۔ حکام کے مطابق، اس مہم میں پرائمری، اپر پرائمری، کمپوزٹ، سیکنڈری اسکولوں اور کستوربا گاندھی آواسیہ بالیکا ودیالیہ (رہائشی گرلز اسکولوں) کو شامل کیا گیا ہے۔ حکومت کا مقصد لاکھوں طلبہ کو زیادہ محفوظ اور سازگار تعلیمی ماحول فراہم کرنا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ریاست کے تمام اضلاع میں اسکولوں کا سائنسی اور تکنیکی معیارات کی بنیاد پر معائنہ کیا جائے گا۔ اس دوران اسکول کی عمارتوں کی ساختی (اسٹرکچرل) حالت، فائر سیفٹی، الیکٹریکل سیفٹی، ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی تیاریوں، صفائی ستھرائی کی سہولیات، آمد و رفت (انٹری اور ایگزٹ) کے راستوں اور احاطے کی مجموعی سیکیورٹی کا تفصیلی معائنہ کیا جائے گا۔ ساتھ ہی، ممکنہ خطرات کی نشان دہی کر کے ان کے تدارک کے لیے تفصیلی تجاویز بھی تیار کی جائیں گی۔ اس پروجیکٹ کے نفاذ کے لیے محکمہ بنیادی تعلیم اور سیکنڈری ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے جمعہ کے روز مرکزی حکومت کے گورنمنٹ ای۔ مارکیٹ پلیس پورٹل کے ذریعے منتخب کردہ ایجنسی بنیٹ کولمین اینڈ کمپنی لمیٹڈ (بی سی ایل) کے ساتھ معاہدہ کیا۔ اس موقع پر ڈائریکٹر جنرل برائے اسکول ایجوکیشن مونیکا رانی، انچارج ڈائریکٹر سیکنڈری ایجوکیشن سریندر کمار تیواری، ڈائریکٹر بیسک ایجوکیشن پرتاپ سنگھ بگیل کے علاوہ بی سی ایل کے چیف بزنس آفیسر کلدیپ پاٹھک اور چیف مینیجر و ریجنل ہیڈ برجیش کمار مشرا موجود تھے۔ حکام نے بتایا کہ یہ پروگرام محض حفاظتی معیارات کا جائزہ لینے تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ اسکولوں میں تحفظ سے متعلق بیداری اور خطرات کے انتظام (رسک مینجمنٹ) کا طویل مدتی نظام تیار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ اس سے طلبہ، اساتذہ اور والدین کا اعتماد مضبوط ہوگا اور معیاری تعلیم کے لیے ایک محفوظ ماحول تیار ہوگا۔ سروس فراہم کرنے والی ایجنسی ہر اسکول میں حفاظت سے متعلق خطرات کی نشان دہی کرے گی اور اصلاحی اقدامات کی سفارش کرے گی، تاکہ مستقبل میں ممکنہ حادثات کو روکا جا سکے اور طلبہ کے لیے محفوظ تعلیمی ماحول کو یقینی بنایا جا سکے۔ ریاستی حکومت کا ہدف اتر پردیش کے ہر سرکاری اور امداد یافتہ اسکول میں تحفظ کے اعلیٰ ترین معیارات قائم کرنا ہے۔ حکام کا ماننا ہے کہ یہ اقدام ریاست کے تعلیمی نظام کو مزید مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ اتر پردیش کو طلبہ دوست اور محفوظ اسکولی تعلیم کے ایک ماڈل اسٹیٹ کے طور پر قائم کرنے کی سمت میں ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔

حج-2026 کے عازمینِ حج کی واپسی 01 سے 17 جون 2026 تک ہوگی

لکھنؤ، 31 مئی۔ حج-2026 کی لکھنؤ پرواز کی جگہ (ایئرپورٹ) سے واپسی کی پروازیں تاریخ 01 جون 2026 کو رات 15:10 بجے سے آنا شروع ہوں گی، جو 17 جون 2026 تک جاری رہیں گی۔ حج مسافروں کو ریسیو کرنے چودھری چرن سنگھ انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر آنے والے ان کے اہل خانہ اور رشتہ داروں سے گزارش ہے کہ فی الحال ایئرپورٹ پر تعمیراتی کام چل رہا ہے، جس کی وجہ سے عازمینِ حج کو لینے کے لیے کم سے کم لوگ ایئرپورٹ پہنچیں۔ پارکنگ کی جگہ بھی کم ہونے کی وجہ سے گزارش ہے کہ گاڑیوں کی پارکنگ کے لیے پرواز پہنچنے کے وقت سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی پہنچیں تاکہ تعمیراتی کام کے باعث ایئرپورٹ پر کم جگہ ہونے کی وجہ سے گاڑیوں کی پارکنگ میں مسئلہ نہ ہو اور جام کی صورتحال نہ بنے۔ اگر عازمینِ حج کے رشتہ داروں کو گاڑی تھوڑی دیر کے لیے پارک کرنی ہو تو وہ اپنی گاڑی حج ہاؤس، سروجنی نگر، لکھنؤ میں پارک کر سکتے ہیں۔

دہشت گردی کے الزام میں گرفتار مسلم نوجوانوں کی ضمانت لکھنؤ ہائی کورٹ نے منظور کی

جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) نے ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی

لکھنؤ، 31 مئی۔ اتر پردیش اے ٹی ایس کی جانب سے دہشت گردی کے سنگین الزام کے تحت گرفتار سہانپور کے اظہر الدین چراغ الدین نامی ملزم کی گزشتہ کل لکھنؤ ہائیکورٹ نے مشروط ضمانت منظور کی۔ ملزم کو یو پی اے ٹی ایس نے 29/دسمبر 2022ء کو القاعدہ نامی ممنوع تنظیم کے رکن ہونے اور ہندوستان میں دہشت گردانہ کارروائیاں انجام دینے کے الزام کے تحت گرفتار کیا تھا۔ ملزم اظہر الدین کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے قانونی امداد فراہم کی ہے۔ لکھنؤ ہائی کورٹ میں ملزم کا دفاع ایڈوکیٹ عارف علی اور ایڈوکیٹ فرقان پٹھان نے کیا۔ لکھنؤ ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس راجیش سنگھ چوہان اور جسٹس ظفیر احمد نے ایڈوکیٹ عارف علی کے دلائل کی سماعت کرتے ہوئے ملزم اظہر الدین کو مشروط ضمانت پر رہا کیئے جانے کا حکم جاری کیا۔ دوران سماعت ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو بتایا کہ ملزم اظہر الدین کو کو ایک دوسرے ملزم کے بیان کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا ہے جس کی ضمانت ہوچکی ہے نیز اس مقدمہ سے ملزم کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ ملزم کسی بھی طرح کی غیر قانونی سرگرمیوں کا کبھی حصہ نہیں رہا ہے۔ ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو مزید بتایا کہ جس ملزم نے اس کے بیان میں عرض گذار اظہر الدین کا نام لیا ہے اس ملزم کے بیان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے ملزم کا بیان نہایت مشکوک ہے۔ ایڈوکیٹ عارف علی نے عدالت کو مزید بتایا کہ اظہر الدین کے ساتھ مقدمہ کا سامنا کررہے دیگر ملزمین کی ڈیفالٹ ضمانت عرضداشتیں لکھنؤ ہائی کورٹ پہلے ہی منظور کرچکی ہے۔ لہذا ملزم کو بھی ضمانت پر رہا کیا جائے۔ اسی درمیان سرکاری وکیل نے ملزم اظہر الدین کی ضمانت پر رہائی کی عرضداشت ہائی کورٹ سے مسترد کیئے جانے کی گذارش کی اور کہا کہ ملزم دہشت گردی جیسے سنگین معاملے میں ملوث ہے، اس کے خلاف تفتیشی ایجنسی نے پختہ ثبوت وشواہد جمع کیئے ہیں نیز یو اے پی اے قانون کے تحت دہشت گردانہ سرگرمیوں میں ملوث ملزمین کو ضمانت نہیں دی جاسکتی ہے لہذا ملزم کی ضمانت عرضداشت نا منظور کی جائے۔ فریقین کے دلائل کی سماعت کے بعد دو رکنی بینچ نے ملزم اظہر الدین کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔ ملزم اظہر الدین کی جانب سے داخل ضمانت عرضداشت پر لکھنؤ ہائی کورٹ میں 58/مرتبہ سماعت کے لیئے پیش ہوئی جس کے بعد گذشتہ کل عدالت نے اس کی ضمانت عرضداشت منظور کی۔ واضح رہے کہ ملزم اظہر الدین کے ساتھ مقدمہ کا سامنا کررہے ملزمین پر استغاثہ نے القاعدہ برصغیر نامی دہشت گرد تنظیم کے مبینہ رکن ہونے کے الزام عائد کیئے ہیں۔

اے ایم یو نے عظیم اردو شاعر اور پدم شری یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کے انتقال پر رنج وغم کا اظہار کیا

علی گڑھ، 31 مئی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (اے ایم یو) نے اپنے ممتاز سابق طالب علم، عظیم اردو شاعر اور پدم شری اعزاز یافتہ ڈاکٹر بشیر بدر کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔ طویل علالت کے بعد 28 مئی 2026 کو بھوپال میں 91 برس کی عمر میں ان کا انتقال ہوا۔ ڈاکٹر بشیر بدر کو جدید اردو شاعری کی عظیم ترین آوازوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ اپنے پیچھے ایک ایسا لازوال ادبی سرمایہ چھوڑ گئے ہیں جس نے نسلوں اور جغرافیائی سرحدوں سے ماورا ہو کر لاکھوں دلوں کو متاثر کیا۔ اپنی نہایت پُراثر غزلوں کے لیے معروف ڈاکٹر بشیر بدر نے روزمرہ کے جذبات اور بول چال کی زبان کو اردو شاعری کا حصہ بنا کر اسے وسیع حلقہ تک پہنچایا۔ ان کے یادگار اشعار، ''لوگ ٹوٹ جاتے ہیں ایک گھر بنانے میں، تم ترس نہیں کھاتے بستیاں جلانے میں'' اور ''اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو، نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے'' برصغیر کی تہذیبی یادداشت کا حصہ بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر کا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے غیر معمولی اور عمر بھر کا تعلق رہا۔ انہوں نے یونیورسٹی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں اور بعد ازاں شعبہ اردو میں لکچرر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ بعد میں وہ میرٹھ کالج سے وابستہ ہو گئے۔ یہ ایک منفرد اعزاز تھا کہ ان کی شاعری ان کے زمانہ طالب علمی ہی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایم اے نصاب میں شامل کر لی گئی، جو کم عمری میں ان کی غیر معمولی ادبی صلاحیتوں کا اعتراف تھا۔ ڈاکٹر بشیر بدر نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایم اے اردو کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی تھی اور 1973 میں اسی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی مکمل کی۔ طالب علمی کے زمانے ہی میں وہ ایک باصلاحیت شاعر کے طور پر پہچانے جانے لگے تھے اور وقت کے ساتھ وہ معاصر اردو شاعری کی سب سے منفرد آوازوں میں شامل ہو گئے۔ ان کے متعدد اشعار ادبی کلاسیکی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور ہر عمر کے لوگوں میں یکساں طور پر پڑھے، سنے اور پسند کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر علی گڑھ سے گہری وابستگی رکھتے تھے اور اکثر اس بات کا ذکر کرتے تھے کہ یونیورسٹی کے علمی اور ادبی ماحول نے ان کی شعری حس کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کیا۔ وہ جب بھی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی آتے، طلبہ، محققین اور مداحوں کی بڑی تعداد ان سے ملاقات اور گفتگو کے لیے جمع ہوتی تھی، کیونکہ ان کا کلام جدید اردو تہذیب کا ایک اہم حصہ بن چکا تھا۔ سعودی عرب میں فریضہ حج کی ادائیگی کے سلسلے میں موجود اے ایم یو وائس چانسلر پروفیسر نعیمہ خاتون نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اپنے درخشاں ترین گوہروں میں سے ایک کو کھو دیا ہے، جن کی شاعری نے دنیا بھر میں یونیورسٹی کا نام اور وقار بلند کیا۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر نے نہ صرف اپنی مادرِ علمی کے لیے بے شمار اعزازات حاصل کیے بلکہ اپنی ایسی شاعری کے ذریعے اردو ادب کی بے مثال خدمت انجام دی جس میں سادگی اور فکری گہرائی کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے اور جو آنے والی نسلوں کو بھی متاثر کرتی رہے گی۔ قائم مقام وائس چانسلر پروفیسر محمد محسن خان نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر نے اپنی منفرد غزلوں اور اشعار کے ذریعے اردو ادب کو مالا مال کیا اور وہ ہمیشہ ایک عظیم شاعر اور ممتاز علیگ کے طور پر یاد رکھے جائیں گے جنہوں نے اپنی مادرِ علمی کا نام روشن کیا۔ چیئرمین، شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، پروفیسر قمر الہدیٰ فریدی نے کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اردو ادب کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے اور قارئین وطلبہ کی نسلیں ان کی شاعری سے ہمیشہ رہنمائی اور تحریک حاصل کرتی رہیں گی۔ ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے سرفراز ڈاکٹر بشیر بدر کے متعدد شعری مجموعے شائع ہوئے، جن میں ''آس''، ''آہٹ''، ''آمد'' اور ''کلیاتِ بشیر بدر'' شامل ہیں۔ ڈاکٹر بشیر بدر کا انتقال اردو ادب کے ایک عہد کے خاتمہ کی علامت ہے، ان کے اشعار آنے والی نسلوں کے دلوں اور ذہنوں کو روشن کرتے رہیں گے۔ اے ایم یو برادری ان کی مغفرت، بلندیٔ درجات اور ابدی سکون کے لیے دعا گو ہے۔

موجودہ دور میں دینی اور دنیاوی دونوں علوم کی یکساں اہمیت ہے

جامعہ دارالسلام ٹوڈر پور میں سالانہ تقریب تقسیم انعامات کا انعقاد

دیوبند، 31 مئی۔ چلکانہ روڈ پر واقع جامعہ دارالسلام ٹوڈر پور میں گزشتہ روز سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی، جس میں امسال نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات کو ٹرافی، اسناد اور خصوصی انعامات سے نواز کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تقریب کی صدارت چودھری طاہر حسن پردھان نے کی جبکہ نظامت کے فرائض قاری ازہد نے نے انجام دیے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چودھری محمد مبارک پردھان نے تعلیم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کامیاب طلبہ و طالبات کو مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں دینی اور دنیاوی دونوں علوم کی یکساں اہمیت ہے اور طلبہ کو دونوں میدانوں میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ وہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کرسکیں۔ صدر تقریب چودھری طاہر حسن نے بھی تعلیم کی ضرورت اور افادیت پر تفصیلی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ دارالسلام علاقے میں دینی وعصری علوم کے فروغ کے لیے قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ انہوں نے ادارے کے ذمہ داران خصوصاً قاری زبیر احمد قاسمی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر مہمانوں کے ہاتھوں تمام نمایاں طلبہ و طالبات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ تقریب کے اختتام پر ادارے کے روح رواں قاری زبیر احمد قاسمی نے تمام مہمانوں اور حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ادارے کی تعلیمی وتربیتی کارکردگی پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے سالانہ رپورٹ بھی پیش کی جسے حاضرین نے سراہا۔ اس سے قبل طلبہ و طالبات نے بھی بہترین ثقافتی اور تعلیمی پروگرام پیش کیے۔ تقریب میں چودھری دلشاد، چودھری اختر حسن، قاری عبدالرحمن، حاجی خورشید، حاجی عرفان، حاجی اکرام، قاری ثمریاب، ستیش شرما، ڈاکٹر لوکیش، ستپال، مانگے رام، حاجی محمد مکرم، عبدالماجد ٹھیکیدار، ڈاکٹر محمد اسلم سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ موجود رہے۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد میں نور محمد غالب، چودھری محمد مشارق، قاری عبدالقادر، میڈم دیپا، قاری اویس اور دیگر افراد نے اہم کردار ادا کیا۔

اے ایم یو کے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ہال میں سالانہ تقریب کا اہتمام

علی گڑھ، 31 مئی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ہال کی سالانہ تقریب نہایت جوش وخروش اور طلبہ، اساتذہ اور معزز مہمانوں کی فعال شرکت کے ساتھ منعقد کی گئی۔ مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے ہال کے پرووسٹ پروفیسر محمد طارق نے ہال کی نمایاں دستیابیوں پر روشنی ڈالی اور تعلیمی ورہائشی ماحول کو بہتر بنانے میں وارڈنز، مقیم طلبہ اور عملے کے ارکان کی خدمات کو سراہا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نیشنل لا یونیورسٹی، لکھنؤ کے وائس چانسلر پروفیسر امر پال سنگھ نے قانون کی تعلیم میں اعلیٰ معیار کی تحقیق اور اخلاقی اقدار کے امتزاج کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے طلبہ کو تلقین کی کہ وہ پیشہ ورانہ دیانت داری کو برقرار رکھتے ہوئے علمی امتیاز حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ مہمان خاص مس ارم مجید، ڈائریکٹر، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف آربیٹریشن اینڈ میڈیئیشن، نئی دہلی نے اپنے پیشہ ورانہ تجربات کی روشنی میں طلبہ کو تنازعات کے متبادل حل کے طریقہ کار اور قانونی پیشے کے ابھرتے ہوئے شعبوں میں مہارت حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ڈی ایس ڈبلیو پروفیسر محمد اطہر انصاری اور فائننس افسر جناب نورالسلام نے ہال کی متحرک علمی فضا کی ستائش کی اور طلبہ کو معیار کے حصول کی کوشش جاری رکھنے کی تلقین کی۔

اے ایم یو میں عالمی یومِ انسدادِ تمباکو کے موقع پر بیداری مہمات کا انعقاد

علی گڑھ، 31 مئی۔ جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری اور سائیکیاٹری کے شعبہ جات نے عالمی یومِ انسدادِ تمباکو 2026 کے موقع پر بیداری پروگراموں کی ایک مہم منعقد کی، جس کا مقصد طلبہ اور عوام کو تمباکو کے مضر اثرات سے آگاہ کرنا اور تمباکو سے پاک طرزِ زندگی کو فروغ دینا تھا۔ شعبہ پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری نے ''تمباکو سے پاک اسکول مہم'' کا اختتامی پروگرام منعقد کیا۔ یہ مہم 22 اپریل سے 8 مئی تک علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے 6 اسکولوں بشمول ایس ٹی ایس اسکول، اے بی کے ہائی اسکول (طلبہ و طالبات)، اے ایم یو گرلز اسکول، راجا مہندر پرتاپ سنگھ اے ایم یو سٹی اسکول اور سٹی گرلز ہائی اسکول میں چلائی گئی تھی۔ اس دوران صحت پر تمباکو کے مضر اثرات سے متعلق آگہی پیدا کرنے کے لیے تقریریں ہوئیں اور کوئز، نعرہ نویسی اور پوسٹر سازی کے مقابلے منعقد ہوئے۔ اختتامی تقریب میں فیکلٹی آف میڈیسن کے ڈین پروفیسر محمد خالد، ضیاء الدین احمد ڈینٹل کالج کے پرنسپل پروفیسر آر کے تیواری، پروفیسر گیتا راجپوت، پروفیسر مہندر کمار جندل، پروفیسر محمد طارق اور پروفیسر اشوک کمار بطور خاص شامل ہوئے۔ اس موقع پر فورٹس گریٹر نوئیڈا کے سینئر کنسلٹنٹ اور ہیڈ اینڈ نیک سرجیکل آنکولوجی کے سربراہ، نیز اے ایم یو کے سابق طالب علم، ڈاکٹر امبیش سنگھ نے تمباکو نوشی کے نقصانات، منہ کے سرطان سے بچاؤ اور بیماری کی بروقت تشخیص کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مہم کے تحت منعقدہ مختلف مقابلوں کے کامیاب طلبہ کو انعامات سے نوازا گیا، جبکہ شریک اسکولوں کے پرنسپل صاحبان کو تمباکو کے خلاف بیداری مہم میں تعاون پر اعزازات پیش کیے گئے۔ شعبہ کی جانب سے ڈائریکٹر، اسکول ایجوکیشن پروفیسر قدسیہ تحسین کے تعاون کا بھی اعتراف کیا گیا اور چیئرپرسن شعبہ پبلک ہیلتھ ڈنٹسٹری پروفیسر نیہا اگروال، ڈاکٹر پرمود کمار یادو، ڈاکٹر سید امان علی اور پروگرام کے انعقاد میں شریک پی جی طلبہ کی خدمات کو سراہا گیا۔ دوسری جانب شعبہ سائیکیاٹری نے طلبہ، طبی ماہرین، مریضوں اور عام لوگوں کے درمیان ایک بیداری مہم شروع کی، جس میں تمباکو کے جسمانی، نفسیاتی اور سماجی نقصانات پر روشنی ڈالی گئی۔ حاضرین کو بتایا گیا کہ تمباکو سرطان، قلبی امراض، فالج اور دائمی امراض تنفس کا ایک بڑا سبب ہے اور ہندستان میں ہر سال تقریباً 5.13 لاکھ اموات تمباکو کے استعمال سے منسوب کی جاتی ہیں۔ شعبہ سائیکیاٹری کے چیئرمین اور نشہ علاج مرکز کے نوڈل آفیسر ڈاکٹر محمد ریاض الدین نے کہا کہ تمباکو پر انحصار ایک قابلِ علاج کیفیت ہے اور متاثرہ افراد کو پیشہ ورانہ طبی مدد حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی عمر میں تمباکو ترک کرنے سے صحت اور معیارِ زندگی میں نمایاں بہتری آتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ تمباکو ترک کرنے سے متعلق مشاورتی اور طبی خدمات، نشہ علاج مرکز، او پی ڈی نمبر 8، جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج و اسپتال، اے ایم یو میں پیر سے سنیچر تک صبح 8 بجے سے دوپہر 2 بجے تک دستیاب ہیں۔

اے ایم یو کے سابق طالب علم کو سعودی عرب میں ریسرچ ایکسلنس ایوارڈ سے نوازا گیا

علی گڑھ، 31 مئی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سابق طالب علم اور سعودی عرب کی پرنس سطام بن عبدالعزیز یونیورسٹی کے کالج برائے سائنس وعلومِ انسانی کے شعبہ انگریزی زبان وادب میں اطلاقی لسانیات کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر صہیب عالم کو ان کی نمایاں علمی و تحقیقی خدمات کے اعتراف میں کالج کے ڈین کی جانب سے ریسرچ ایکسلنس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ یہ اعزاز ان کی غیر معمولی تحقیقی کامیابیوں اور قومی وبین الاقوامی سطح پر یونیورسٹی کے تحقیقی وقار کو فروغ دینے کے لئے دیا گیا ہے۔ ایوارڈ کے لئے ان کا انتخاب ڈین شپ آف گریجویٹ اسٹڈیز نے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ معیارات بشمول تحقیقی معیار، حوالہ جاتی اثرات، بین الاقوامی اشتراک اور تحقیقی میدان میں مجموعی خدمات کی بنیاد پر کیا۔ اطلاقی لسانیات، انگریزی زبان کی تدریس، تعلیمی ٹکنالوجی اور تعلیم میں مصنوعی ذہانت کے شعبوں میں تخصص رکھنے والے ڈاکٹر صہیب عالم کو پرنس سطام بن عبدالعزیز یونیورسٹی کے 3025 محققین میں سے سرفہرست پانچ محققین میں جگہ حاصل ہوئی ہے۔

آج ہر وہ شخص یتیم محسوس کر رہا ہے جس نے کبھی بشیر بدر کو پڑھا، سنا یا محسوس کیا

معروف صحافی اشرف عثمانی نے ڈاکٹر بشیر بدر کے اہل خانہ کے نام تحریر کیا تعزیتی پیغام

دیوبند، 31 مئی۔ معروف صحافی اشرف عثمانی نے ڈاکٹر بشیر بدر کے اہل خانہ کے نام تحریر کردہ اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر بشیر بدر کی رحلت کی خبر صرف ایک فرد کے انتقال کی خبر نہیں، بلکہ اردو اور ہندی تہذیب کے ایک روشن عہد کے اختتام کی المناک صدا ہے۔ یہ خبر ایسے محسوس ہوئی جیسے لفظوں کے شہر میں اچانک خاموشی اتر آئی ہو، جیسے غزل کی پیشانی سے چراغ بجھ گیا ہو، جیسے محبت، شائستگی اور تہذیب کا ایک نرم لہجہ اچانک خاموش ہو گیا ہو۔ آپ کے گھر سے ایک شخص رخصت نہیں ہوا، ایک پوری تہذیبی کائنات اٹھ گئی ہے۔ وہ کائنات جس میں محبت تھی، وضع داری تھی، نرم گفتگو تھی، شکستہ دلوں کے لیے آس تھی، اور لفظوں کے اندر دھڑکتی ہوئی انسانیت تھی۔ بشیر بدر اپنے اشعار میں صرف غزل نہیں کہتے تھے، وہ ٹوٹتے ہوئے انسان کو سہارا دیتے تھے، بکھرتے رشتوں کو آواز دیتے تھے، اور زندگی کے زخموں پر خاموشی سے مرہم رکھ دیتے تھے۔ آج ان کے چاہنے والے صرف ہندوستان یا پاکستان میں نہیں، پوری دنیا میں سوگوار ہیں۔ ان کی شاعری نے نسلوں کو محبت سکھائی، جدائی کا سلیقہ دیا، اور زندگی کی تلخیوں کو تحمل سے جینے کا حوصلہ عطا کیا۔ ان کی آواز، ان کا لہجہ، ان کی مسکراہٹ اور ان کے اشعار اب یادوں کی صورت ہمارے درمیان رہیں گے، مگر ان کا نہ ہونا ایک ایسا خلا ہے جسے کبھی پُر نہیں کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ غم یقیناً آپ کا ذاتی غم ہے، مگر سچ یہ ہے کہ اس غم میں پوری ادبی دنیا شریک ہے۔ آج ہر وہ شخص یتیم محسوس کر رہا ہے جس نے کبھی بشیر بدر کو پڑھا، سنا یا محسوس کیا۔ ان کے اشعار اب تعزیت بن کر ہمارے دلوں میں گونج رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی بے پایاں رحمتوں میں جگہ عطا فرمائے، ان کی قبر کو نور سے بھر دے، اور آپ کو یہ عظیم صدمہ صبر و حوصلے کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے ایم یو کے فیکلٹی ممبران، ملک گیر نومولود ریسٹیشن ٹریننگ پروگرام میں شریک ہوئے

علی گڑھ، 31 مئی۔ جواہر لعل نہرو میڈیکل کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ امراض اطفال کے اساتذہ نے نومولود بچوں کی بقا کو مستحکم بنانے کے مقصد سے نیشنل نیونیٹولوجی فورم (این این ایف) انڈیا کی جانب سے شروع کی گئی ملک گیر مہم میں شرکت کی، جس کے تحت شرکاء کو نیوبورن ریسٹیشن پروگرام (این آر پی) کی ٹریننگ فراہم کی گئی۔ 10 مئی کو این آر پی ڈے کے طور پر منائی جانے والی اس مہم کے دوران 998 ٹریننگ کورسز منعقد کیے گئے جس میں تقریباً بیس ہزار ہیلتھ کیئر پیشہ وروں کو تربیت دی گئی۔ یہ پروگرام نیشنل نیونیٹولوجی فورم انڈیا کے صدر ڈاکٹر للّن کمار بھارتی کی قیادت میں منعقد کیا گیا۔

دارالعلوم کے 160 ویں یوم تاسیس کے موقع پر

شاہ ولی اللہ اسلامک اکیڈمی میں تقریب کا انعقاد

دیوبند، 31 مئی۔ 30 مئی مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے 160 ویں یوم تاسیس کے موقع پر مظفر نگر کے علمی ادارہ شاہ ولی اللہ اسلامک اکیڈمی جامع مسجد حوضوالی لوہیا بازار میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کا آغاز مولانا قاری محمد حذیفہ مظاہری کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا جب کہ نعت رسول بزرگ شاعر ابوالکلام کلیم چرتھاولی نے پیش کی۔ تقریب کی صدارت سابق ممبر اقلیتی کمیشن حکومت اتر پردیش مفتی ذوالفقار علی قاسمی نے کی۔ صدر تقریب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ 30 مئی 1866 مطابق 15 محرم الحرام 1283 ہجری بروز جمعرات بوقت صبح سرزمین دیوبند کی مسجد چھتہ میں انار کے درخت کے نیچے مدرسہ عربی کی بنیاد اکابر خمسہ حضرت اقدس حاجی سید محمد عابد حسین حضرت اقدس مولانا رشید احمد گنگوہی حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی حضرت اقدس مولانا شاہ فضل الرحمن عثمانی حضرت اقدس مولانا ذوالفقار علی دیوبندی کے مبارک ہاتھوں سے رکھی گئی تھی جو اپنے بانیین کے خلوص اور فارغین کے علمی فکری اصلاحی دعوتی اور مجاہدانہ عظیم کارناموں کی وجہ سے برصغیر میں اسلامی نشاۃ ثانیہ کا مرکز بن گیا اور چہار دانگ عالم میں جس کا فیض جاری ہوا اور تاحال جاری ہے۔ تقریب کی نظامت بانی اکیڈمی الحاج قاری محمد خالد بشیر قاسمی نقشبندی نے کی اور اکابرین دارالعلوم دیوبند کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حضرات اساتذہ کرام کو خراج تحسین پیش کیا خصوصاً استاذ الاساتذہ مولانا سید ارشد مدنی کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی اور آئندہ 15 محرم الحرام کو فضلاء دارالعلوم ضلع مظفر نگر کے اعزاز میں تقریب منعقد کئے جانے کا اعلان کیا۔ تقریب میں مولانا ڈاکٹر اشارت علی قاسمی قاری شوکت علی قاسمی محبوب عالم ایڈووکیٹ ماسٹر اختر خان ماسٹر دانش قریشی مفتی حکیم عبدالستار قاسمی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دعا پر تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پولیس نے کئی نوجوانوں کو حراست میں لیا اور زخمیوں کو علاج کے لئے اسپتال بھیجا

دیوبند، 31 مئی۔ دیوبند میں اردو گیٹ کے قریب گزشتہ دیر رات دو گروپوں کے درمیان ہونے والی مارپیٹ سے افراتفری کا عالم پیدا ہو گیا۔ تنازعہ اتنا زیادہ بڑھا کہ دونوں گروپ کے نوجوان سڑک پر ہی دست وگریباں ہو گئے۔ اس جھگڑے اور مارپیٹ میں کئی نوجوانوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ اطلاع کے مطابق دارالعلوم دیوبند کی لائبریری کے عقب میں واقع اردو گیٹ کے قریب کسی بات پر کچھ نوجوانوں کے درمیان تلخ کلامی ہو گئی۔

مشن لائف مہم کے تحت اے ایم یو کے ایس این ہال میں شجر کاری مہم

علی گڑھ، 31 مئی۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایس این ہال میں نیشنل سروس اسکیم (این ایس ایس) اکائی کے زیر اہتمام عالمی یوم ماحولیات کی مناسبت سے مشن لائف مہم کے تحت ایک شجر کاری مہم کا اہتمام کیا گیا۔ حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ایس این ہال کی پرووسٹ پروفیسر عروس الیاس اور این ایس ایس کے ذمہ داران نے آلودگی میں کمی، قدرتی وسائل کے تحفظ اور روزمرہ کی زندگی میں ماحولیات دوست طرزِ عمل اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے پلاسٹک کے متبادل کے طور پر ماحولیات دوست اشیاء، خصوصاً جوٹ اور کپاس کے تھیلوں کے استعمال کی بھی حوصلہ افزائی کی۔ مہم کے ایک حصے کے طور پر ہال کے احاطے میں پودے لگائے گئے اور پائیدار طرزِ زندگی کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے راہگیروں میں کپاس اور جوٹ کے تھیلے تقسیم کیے گئے۔ این ایس ایس کے رضا کاروں اور طلبہ نے اس پروگرام میں بھرپور حصہ لیا، جس کے ذریعے یہ پیغام عام کیا گیا کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں، آلودگی کم کریں اور ایک محفوظ تر مستقبل کی تعمیر کریں۔

کار سوار ساتھی نے ہی مونس پر گولی چلائی تھی

پولیس نے ملزم نکھل کے پاس سے طمنچہ برآمد کیا، ملزم جیل رسید: کوتوالی انچارج کپل دیو

دیوبند، 31 مئی۔ تین یوم قبل بھائیلہ گاؤں کی نہر کے قریب ایک کار میں ہونے والی فائرنگ معاملہ میں پولیس نے ایک ملزم کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ ملزم نے گالی گلوچ اور بدتمیزی سے ناراض ہو کر اپنے دوست مونس پر گولی چلائی تھی۔ واضح کر دیں کہ گزشتہ 27 مئی کو میرپور موہن پور کا باشندہ 24 سالہ مونس اپنے تین دوستوں کے ساتھ آئی 20 کار کے ذریعہ کہیں جا رہے تھے۔ اس درمیان جب ان کی گاڑی بھائیلہ گاؤں نہر کے قریب سے گزر رہی تھی تو کار کے اندر اچانک گولی چلی اور کار میں سوار مونس گولی لگنے سے زخمی ہو گیا۔ پستول کی گولی مونس کی کمر کے پاس لگی تھی، مونس کے دوستوں بڑگاؤں، ننہیڑا خورد کے باشندہ نکھل اور سادھار نسر کے باشندہ گگن نے پولیس کو بتایا تھا کہ بائک سوار نقاب پوش بدمعاشوں نے ان پر فائرنگ کی تھی جس میں ایک گولی مونس کو لگی تھی، گزشتہ روز اس معاملہ میں پولیس نے مونس کے دوست نکھل کو گرفتار کر لیا ہے۔ دیوبند کے کوتوالی انچارج کپل دیو نے بتایا کہ بہت سختی سے پوچھ تاچھ کرنے پر نکھل نے بتایا کہ مونس، ساحل اور گگن بذریعہ کار دیوبند سے ناگل جا رہے تھے۔ اس نے بتایا کہ مونس کار کو بہت زیادہ رفتار سے چلا رہا تھا جب اس کو نارمل اسپیڈ سے کار چلانے کو کہا گیا تو آپس میں تلخ کلامی ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ تلخ کلامی اور بدتمیزی سے ناراض ہو کر نکھل نے جان سے مارنے کی نیت سے فائر کر دیا جس کے نتیجے مونس زخمی ہو گیا۔ نکھل کا کہنا ہے کہ اس کام میں گگن بھی اس کا معاون بنا رہا۔ پولیس نے بتایا کہ نکھل کے پاس سے ایک پستول اور دو کارآمد کارتوس برآمد کئے گئے ہیں۔ کوتوالی انچارج کپل دیو نے بتایا کہ ملزم نکھل کو عدالت میں پیش کیا گیا۔ بعد ازاں عدالتی حکم پر اس کو جیل بھیج دیا گیا۔

اے ایم یو گیس ایجنسی کی جانب سے گھریلو گیس صارفین کے لیے ای کے وائی سی کیمپ یکم جون سے

علی گڑھ، 31 مئی۔ اے ایم یو گیس ایجنسی، گھریلو گیس صارفین کے لیے یکم جون 2026 سے ایک خصوصی ای کے وائی سی کیمپ منعقد کرے گی تاکہ گھریلو گیس کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ یہ کیمپ فیض گیٹ کے قریب واقع اے ایم یو گیس ایجنسی کے دفتر میں روزانہ صبح 9:30 بجے سے دوپہر ایک بجے تک منعقد ہوگا۔ جمعہ اور اتوار کے دن کیمپ نہیں لگے گا۔ تدریسی وغیر تدریسی ملازمین، سبکدوش ملازمین اور دیگر گھریلو گیس صارفین سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنے کنزیومر نمبر اور آدھار کارڈ کی ایک نقل ساتھ لا کر ای کے وائی سی کی کارروائی مکمل کر لیں۔ ممبر انچارج، اے ایم یو گیس ایجنسی، پروفیسر ریاض احمد نے بتایا کہ ایسے صارفین کے لیے خصوصی سہولت کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

جواں دوست
Jawan Dost
www.jawandost.com

جواں دوست

مذہبی حساسیت کو سیاسی فائدے

ہمارا ملک ہمیشہ سے مختلف مذاہب، تہذیبوں اور ثقافتوں کا ایسا گہوارہ رہا ہے جہاں اختلاف کے باوجود باہمی احترام کی ایک روایت قائم رہی۔ اس سرزمین کی اصل شناخت اسی تنوع میں پوشیدہ ہے۔ یہاں صدیوں تک مسجدوں کی اذانیں اور مندروں کی گھنٹیاں ایک ساتھ سنائی دیتی رہیں اور عوام نے مذہبی فرق کے باوجود ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزاری۔ لیکن حالیہ برسوں میں ملک کے سماجی اور سیاسی ماحول میں ایک ایسی تبدیلی محسوس کی جارہی ہے جس نے سنجیدہ طبقوں کو فکرمند کر دیا ہے۔ اب عبادت گاہیں صرف عبادت تک محدود نہیں رہیں بلکہ انہیں سیاسی مباحث، انتخابی حکمت عملیوں اور عوامی جذبات کو متاثر کرنے کے ذرائع کے طور پر استعمال کیا جانے لگا ہے۔ اتر پردیش کے ملیح آباد کے قصبہ کسمنڈی کلاں میں واقع مقبرہ والی مسجد کے تعلق سے پیدا ہونے والا تنازعہ اسی بدلتی ہوئی فضا کی ایک مثال ہے۔ ایک ایسا مقام جہاں برسوں سے لوگ عبادت کرتے آ رہے تھے، اچانک اس کے تاریخی وجود پر سوالات کھڑے کیے جانے لگے۔ کہیں اسے قدیم قلعہ قرار دیا گیا، کہیں اس کے نیچے مندر ہونے کے دعوے کیے گئے۔ اس کے بعد سوشل میڈیا پر ویڈیوز، جذباتی تقاریر اور اشتعال انگیز بیانات کا سلسلہ شروع ہوا جس نے ماحول کو متاثر کیا۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مقامی سطح پر رہنے والے بہت سے ہندو اور مسلمان اس کشیدگی سے خود کو الگ رکھتے دکھائی دیے۔ ان کا کہنا تھا کہ برسوں تک وہاں کسی قسم کا تنازعہ نہیں تھا، مگر اب بیرونی عناصر ماحول میں تناؤ پیدا کر رہے ہیں۔ یہ صورتحال صرف ایک مقام تک محدود نہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں اس نوعیت کے تنازعات مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ مدھیہ پردیش کی بھوج شالہ اور کمال مولی مسجد کا معاملہ ہو یا دیگر ریاستوں میں عبادت گاہوں سے متعلق نئے دعوے، ہر جگہ ایک ایسا ماحول بنتا جا رہا ہے جس میں مذہبی حساسیت کو سیاسی فائدے کیلئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ بعض مقامات پر برسوں سے قائم مذہبی ہم آہنگی اچانک تنازعے میں تبدیل ہو جاتی ہے اور عوام کے اندر بے اعتمادی بڑھنے لگتی ہے۔ یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ اب مسجدوں، مدرسوں، اذان، حجاب اور وقف املاک جیسے معاملات کو بار بار سیاسی گفتگو کا حصہ بنایا جا رہا ہے۔ کہیں مدرسوں کی زمینوں پر سوال اٹھتے ہیں، کہیں اذان کو تنازعہ بنایا جاتا ہے، کہیں نماز کے اجتماعات پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اگر ان تمام واقعات کو الگ الگ دیکھا جائے تو شاید یہ عام سیاسی بیانات محسوس ہوں، مگر جب یہی واقعات تسلسل کے ساتھ سامنے آتے ہیں تو ایک بڑا سماجی رجحان واضح ہونے لگتا ہے۔ مسلمانوں کے اندر اس صورتحال نے بے چینی پیدا کی ہے۔ انہیں محسوس ہونے لگا ہے کہ ان کی مذہبی شناخت اور ادارے مسلسل سوالات کے دائرے میں لائے جا رہے ہیں۔ یہی احساس ایک نفسیاتی عدم تحفظ کو جنم دیتا ہے۔ جب کسی طبقے کو یہ لگنے لگے کہ اس کی عبادت گاہیں، اس کے تعلیمی مراکز اور اس کی مذہبی آزادی مسلسل دباؤ میں ہیں تو اس کے اثرات صرف سیاست تک محدود نہیں رہتے بلکہ پورے معاشرے کی نفسیات متاثر ہوتی ہے۔ دنیا کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی نفرت کی سیاست کو مسلسل فروغ دیا گیا، سماجی توازن کمزور ہوا۔ برما میں روہنگیا مسلمانوں کے خلاف پیدا ہونے والی فضا ابتدا میں محض نفرت انگیز بیانیوں تک محدود تھی، مگر رفتہ رفتہ حالات انتہائی سنگین شکل اختیار کر گئے۔ ہندوستان کا آئینی ڈھانچہ یقیناً مضبوط اور جمہوری ہے، لیکن ہر ذمہ دار شہری کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے کسی بھی رجحان کو سنجیدگی سے لے جو سماجی ہم آہنگی کو نقصان پہنچا سکتا ہو۔ اسی طرح فلسطین اور غزہ کے حالات بھی آج پوری دنیا میں زیر بحث ہیں۔ وہاں مسلسل خوف، محاصرہ اور عدم تحفظ کی جو کیفیت دیکھی جا رہی ہے، اس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کو متاثر کیا ہے۔ ہندوستان کے بعض حلقوں میں بھی یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ اگر مذہبی بنیادوں پر تقسیم کی سیاست مسلسل بڑھتی رہی تو یہاں بھی معاشرتی اعتماد کمزور پڑ سکتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان کے حالات مختلف ہیں، مگر خوف کا احساس خود ایک بڑی حقیقت ہوتا ہے، اور جب کسی طبقے کے دل میں یہ احساس بیٹھ جائے کہ اس کی شناخت محفوظ نہیں تو سماج میں فاصلے بڑھنے لگتے ہیں۔ گجرات فسادات کی یاد آج بھی ملک کے اجتماعی شعور میں موجود ہے۔ وہ ایک ایسا سانحہ تھا جس نے ہندوستانی سیاست اور سماج دونوں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ آج جب مختلف ریاستوں میں مذہبی تنازعات دوبارہ شدت اختیار کرتے نظر آتے ہیں تو یہ سوال فطری طور پر اٹھتا ہے کہ کہیں ملک دوبارہ اسی طرح کی کشیدگی کی طرف تو نہیں بڑھ رہا؟ افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ عوام کے بنیادی مسائل پس منظر میں جاتے محسوس ہو رہے ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، تعلیم، صحت، کسانوں کی پریشانیاں اور نوجوانوں کا مستقبل جیسے اہم موضوعات سیاسی گفتگو میں کمزور پڑتے جا رہے ہیں۔ ان کی جگہ مذہبی تنازعات نے لے لی ہے۔ ہر انتخابی موسم میں کوئی نہ کوئی ایسا مسئلہ سامنے آ جاتا ہے جو عوامی جذبات کو مذہبی بنیادوں پر تقسیم کر دیتا ہے۔ ایسے حالات میں مسلمانوں سمیت تمام انصاف پسند طبقات کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر قسم کی جدوجہد آئینی اور جمہوری دائرے کے اندر رہ کر کی جائے۔ اشتعال انگیزی، تصادم اور نفرت کا جواب نفرت سے دینا کسی بھی طور پر ملک وملت کے مفاد میں نہیں۔ ہندوستان کا آئین اب بھی تمام شہریوں کے حقوق کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ عدالتیں، قانون، جمہوری ادارے اور ووٹ کی طاقت ہی وہ راستہ ہیں جن کے ذریعے انصاف کی امید باقی رہتی ہے۔

حالیہ برسوں میں دونوں ممالک کے رشتوں میں غیر معمولی توسیع اور گہرائی پیدا ہوئی ہے

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

ہندوستان اور اٹلی کے تعلقات ایک مفید اور مضبوط دور میں داخل ہو چکے ہیں۔ حالیہ برسوں میں دونوں ممالک کے رشتوں میں غیر معمولی توسیع اور گہرائی پیدا ہوئی ہے۔ یہ تعلقات اب محض روایتی دوستی یا سفارتی مراسم تک محدود نہیں رہے بلکہ آزادی، جمہوری اقدار، باہمی احترام اور مستقبل کے مشترکہ نظریات پر مبنی ایک جامع تزویراتی شراکت داری میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ ایسے وقت میں جب دنیا کا سیاسی و معاشی نظام تیزی سے تبدیلی کے مرحلے سے گزر رہا ہے، ہندوستان اور اٹلی کی قربت ایک نئی عالمی حقیقت کی علامت بن کر ابھر رہی ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اعلیٰ سیاسی، معاشی اور ادارہ جاتی سطح پر مسلسل تعاون بڑھ رہا ہے، اور یہ رشتہ اب ایک وسیع ترافق کی طرف پیش قدمی کر رہا ہے جس میں اقتصادی طاقت، سماجی تخلیقی صلاحیت، صنعتی مہارت اور ہزاروں برس پرانی تہذیبی وراثت شامل ہے۔ ہمارا باہمی تعاون اس مشترکہ شعور کا مظہر ہے کہ اکیسویں صدی میں خوش حالی، استحکام اور عالمی سلامتی اس بات پر منحصر ہوگی کہ ممالک تحقیق، اختراع، توانائی کی منتقلی اور تزویراتی خود کفالت میں کس قدر آگے بڑھتے ہیں۔ اسی مقصد کے تحت ہندوستان اور اٹلی نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو مزید گہرا اور وسیع بنانے کا عزم کیا ہے تاکہ دونوں ممالک اپنی مشترکہ صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ اٹلی کے پاس اعلیٰ درجے کی ڈیزائننگ صلاحیت، صنعتی مہارت، عالمی معیار کی سپر کمپیوٹنگ ٹیکنالوجی اور جدید مینوفیکچرنگ کا تجربہ موجود ہے، جب کہ ہندوستان تیز رفتار اقتصادی ترقی، انجینئرنگ کی لیاقت، اختراعی ذہن اور لاکھوں اسٹارٹ اپس پر مشتمل متحرک صنعتی ایکو سسٹم کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک مل کر ایک طاقتور اشتراک تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ یہ محض دو معاشی نظاموں کا رسمی اتحاد نہیں بلکہ ایک ایسی مشترکہ قدر سازی ہے جس میں دونوں ممالک کی صنعتی قوتیں ایک دوسرے کو مزید مضبوط بناتی ہیں۔ یورپی یونین اور ہندوستان کے درمیان مجوزہ آزاد تجارتی معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان تجارت اور سرمایہ کاری کے نئے دروازے کھول سکتا ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ 2029 تک ہندوستان اور اٹلی کے درمیان دوطرفہ تجارت کو 20 ارب یورو سے بھی آگے لے جایا جائے۔ اس ضمن میں دفاع، ایرو اسپیس، صاف ٹیکنالوجی، آٹو موبائل پرزہ جات، کیمیائی اشیا، دواسازی، ٹیکسٹائل، زرعی مصنوعات اور سیاحت جیسے شعبوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ صنعتی میدان میں اٹلی دنیا بھر میں نفیس مصنوعات اور معیاری انجینئرنگ کی علامت سمجھا جاتا ہے، اور آج اس کا فطری اشتراک ہندوستان کی ''میک اِن انڈیا'' مہم کے ساتھ واضح طور پر نظر آتا ہے۔ اسی تناظر میں ہندوستان میں اٹلی کی کمپنیوں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی اور اٹلی میں ہندوستانی صنعتوں کی مضبوط ہوتی موجودگی نہایت مثبت اشارہ ہے۔ دونوں ممالک کی کمپنیوں کی مجموعی تعداد اب ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے، جو اس بڑھتی ہوئی شراکت داری کی عملی شکل ہے۔ اس سے عالمی سپلائی چین کو مزید مضبوطی حاصل ہوگی اور اقتصادی خود انحصاری کی نئی راہیں کھلیں گی۔ ٹیکنالوجی اور اختراع ہماری شراکت داری کی سب سے مضبوط بنیادوں میں شامل ہیں۔ آنے والے برسوں میں دنیا ایک عظیم تکنیکی انقلاب سے گزرنے والی ہے، جس میں مصنوعی ذہانت، کوانٹم کمپیوٹنگ، معیاری مینوفیکچرنگ، جدید مواد سازی اور ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے جیسے شعبے غیر معمولی اہمیت اختیار کریں گے۔ ہندوستان کے تیزی سے فروغ پاتے ہوئے تحقیقی نظام، باصلاحیت ماہرین اور وسیع افرادی قوت کے ساتھ اٹلی کی صنعتی مہارت ان شعبوں میں تعاون کو نہ صرف فطری بلکہ تزویراتی طور پر بھی ناگزیر بناتی ہے۔ دونوں ممالک کی یونیورسٹیوں، تحقیقی اداروں اور تکنیکی مراکز کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون اس رشتے کو مزید مضبوط کر رہا ہے۔ ہندوستان کا ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، (ڈی پی آئی) آج دنیا کے کئی ممالک بالخصوص گلوبل ساؤتھ کے لیے کشش کا مرکز بن چکا ہے۔ مصنوعی ذہانت اب عالمی معیشت اور سماجی ڈھانچے پر گہرے اثرات مرتب کر رہی ہے، اور ہندوستان واٹلی اس میدان میں طویل عرصے سے ذمہ دارانہ اور انسان دوست تعاون کے خواہاں ہیں۔ محفوظ ڈیجیٹل اشتراک، صلاحیت سازی، مضبوط سائبر ڈھانچے اور ڈیجیٹل نظام میں شفافیت کے ذریعے دونوں ممالک ایسا مساوی اور قابلِ اعتماد ڈیجیٹل ماحول قائم کرنا چاہتے ہیں جس میں ہر ملک مصنوعی ذہانت کے فوائد سے یکساں طور پر مستفید ہو سکے۔ یہی سوچ اٹلی کی جی۔۷ رصدارت اور نئی دہلی میں منعقدہ 'اے آئی امپیکٹ سمٹ' کے بنیادی نظریات میں نمایاں نظر آتی ہے۔ ہندوستان اور اٹلی کا تعاون اب خلائی میدان تک وسیع ہو چکا ہے۔ خلائی تحقیق، سیٹلائٹ ٹیکنالوجی اور جدید انجینئرنگ میں ہندوستان کی نمایاں کامیابیاں اور اٹلی کی سائنسی مہارت دونوں ممالک کو مشترکہ خلائی منصوبوں کے لیے موزوں شراکت دار بناتی ہیں۔ نئی نسل کی خلائی ٹیکنالوجی، موسمیاتی مشاہدات، سیٹلائٹ مواصلات اور تحقیقی پروگراموں میں اشتراک مستقبل کے امکانات کو مزید روشن بنا سکتا ہے۔ قوموں کی خوش حالی اور پائیدار ترقی کے لیے امن وسلامتی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسی لیے ہندوستان اور اٹلی دفاع، سلامتی اور تزویراتی ٹیکنالوجی کے شعبوں میں بھی تعاون کو مزید وسعت دینا چاہتے ہیں۔ یہ اشتراک اہم سمندری راستوں کے تحفظ، دہشت گردی، بین الاقوامی جرائم، منشیات واسلحہ کی اسمگلنگ، سائبر جرائم اور انسانی اسمگلنگ جیسے خطرات سے نمٹنے میں معاون ثابت ہوگا۔ بحرِ ہند اور بحیرۂ روم کے درمیان بڑھتی ہوئی تزویراتی اہمیت کے تناظر میں یہ تعاون عالمی استحکام کے لیے بھی اہم سمجھا جا رہا ہے۔ توانائی ہماری شراکت داری کا ایک اور اہم ستون ہے۔ ہندوستان اور اٹلی قابلِ تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن، اسمارٹ گرڈ، ماحول دوست انفراسٹرکچر اور توانائی کی پائیدار منتقلی جیسے شعبوں میں مل کر کام کر رہے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی آج پوری دنیا کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے، اور دونوں ممالک اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مستقبل کی ترقی ماحول دوست پالیسیوں کے بغیر ممکن نہیں۔ مادی، ڈیجیٹل اور انسانی روابط ہی وہ حقیقی زنجیر ہیں جو اقوام کو ایک دوسرے سے جوڑتے ہیں۔ آج ہم ایک نئے 'انڈو۔میڈیٹرین' خطے کے ابھار کو دیکھ رہے ہیں، جو تجارت، توانائی، ڈیٹا اور خیالات کا ایک اہم عالمی گزرگاہ بنتا جا رہا ہے۔ بحرِ ہند سے یورپ تک پھیلے اس خطے میں ہندوستان اور اٹلی کا تعلق ایک منفرد تزویراتی شراکت داری کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اسی تناظر میں 'انڈیا۔مڈل ایسٹ۔یورپ اکنامک کوریڈور' یعنی آئی ایم ای سی ایک نہایت اہم منصوبہ ہے، جس کا مقصد بنیادی ڈھانچے، ڈیجیٹل نیٹ ورک، توانائی کے نظام اور مضبوط سپلائی چین کے ذریعے مختلف خطوں کو آپس میں جوڑنا ہے۔ یہ منصوبہ مستقبل کی عالمی تجارت اور جغرافیائی سیاست میں غیر معمولی اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔ ہندوستان اور اٹلی کے تعلقات صرف اقتصادی یا سیاسی مفادات تک محدود نہیں بلکہ تہذیبی اور انسانی اقدار پر بھی قائم ہیں۔ ہندوستانی فلسفہ 'وسودھیو کٹمبکم' یعنی 'ساری دنیا ایک خاندان ہے' آج کے باہم مربوط عالمی نظام میں پہلے سے کہیں زیادہ معنویت اختیار کر چکا ہے۔ یہی نظریہ انسانیت، وقار اور مشترکہ ذمہ داری کے احساس کو فروغ دیتا ہے۔ دوسری جانب اٹلی کی انسان دوست روایت، جس کی جڑیں نشاۃ ثانیہ کے دور میں پیوست ہیں، انسانی عظمت، تہذیبی ہم آہنگی اور سماجی اتحاد پر زور دیتی ہے۔ یہی مشترکہ قدریں دونوں ممالک کے تعلقات کو محض سفارتی سطح سے بلند کر کے ایک فکری اور تہذیبی رشتے میں تبدیل کرتی ہیں۔ آج جب دنیا تقسیم، تصادم اور غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہے۔

سیاسی جلسوں میں جذباتی نعرے لگنے لگتے ہیں

ہندوستان میں جب بھی انتخابات قریب آتے ہیں، جب بھی حکومت عوامی مسائل کے دباؤ میں گھرتی ہے، جب بھی بے روزگاری، مہنگائی، کسانوں کی بدحالی، تعلیم اور صحت جیسے بنیادی سوالات شدت اختیار کرتے ہیں، اچانک "گائے" کا مسئلہ قومی بحث کا مرکز بنا دیا جاتا ہے۔ ٹی وی چینلوں پر شور مچنے لگتا ہے، سیاسی جلسوں میں جذباتی نعرے لگنے لگتے ہیں، سوشل میڈیا پر نفرت کا بازار گرم ہو جاتا ہے، اور پھر پورے ملک میں ایسا ماحول بنایا جاتا ہے جیسے ہندوستان کے سب سے بڑے مسائل صرف گائے اور اس سے جڑے مذہبی معاملات ہی ہوں۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر واقعی گائے اتنی مقدس ہے، اگر واقعی اسے "ماں" کا درجہ دیا جاتا ہے، اگر واقعی حکومت اور بعض سیاسی جماعتیں گائے کے تحفظ کو مذہبی اور قومی فریضہ سمجھتی ہیں، تو پھر آخر عملی سطح پر وہ اقدامات کیوں نہیں کیے جاتے جن سے گائے کی حقیقی حفاظت ممکن ہو سکے؟ یہ سوال آج ملک کا ہر باشعور شہری پوچھ رہا ہے۔ سب سے پہلی حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اور مختلف مذہبی و سماجی حلقے بارہا یہ بات کہہ چکے ہیں کہ اگر گائے کو اکثریتی طبقہ مذہبی تقدس دیتا ہے تو ہم گائے کی قربانی سے اجتناب کر سکتے ہیں۔ کئی مسلم علما نے بھی سماجی امن اور بھائی چارے کے لیے احتیاط کا مشورہ دیا۔ مگر اس کے باوجود گائے کا مسئلہ ختم ہونے کے بجائے ہر سال مزید سیاسی بنتا جا رہا ہے۔ آخر کیوں؟ اگر واقعی مقصد گائے کا تحفظ ہوتا تو حکومت سب سے پہلے گائے پالنے والے کسانوں کی حالت بہتر کرتی۔ آج حقیقت یہ ہے کہ ہندوستان کا کسان سب سے زیادہ پریشان ہے۔ گائے پالنا اس کے لیے عبادت یا عقیدت سے زیادہ معاشی بوجھ بنتا جا رہا ہے۔ چارہ مہنگا ہے، دواؤں کا خرچ الگ، دیکھ بھال کا خرچ الگ، اور جب گائے دودھ دینا بند کر دیتی ہے تو اکثر کسان اسے پالنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہزاروں آوارہ مویشی سڑکوں پر گھومتے نظر آتے ہیں، فصلیں تباہ کرتے ہیں، حادثات کا سبب بنتے ہیں اور خود بھوک و بیماری کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر حکومت واقعی سنجیدہ ہوتی تو گائے پالنے والوں کے لیے خصوصی اسکیمیں لاتی، زمین دیتی، اضافی راشن دیتی، مفت چارہ فراہم کرتی، مستقل روزگار دیتی اور ایسا نظام بناتی کہ گائے پالنے والا عزت اور سہولت کے ساتھ اس کی دیکھ بھال کر سکے۔ مگر افسوس کہ ایسا نہیں کیا جاتا۔ کیوں؟ کیونکہ مسئلہ گائے کا کم اور سیاست کا زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ ایک اور بڑا سوال یہ ہے کہ اگر گائے واقعی "ماں" ہے تو پھر دنیا میں سب سے زیادہ مویشی تجارت اور گوشت کی صنعت سے جڑا نام ہندوستان کیوں ہے؟ آخر ہندوستان سے دنیا بھر میں گوشت کی برآمدات کیوں ہوتی ہیں؟ کیوں اس صنعت میں بڑے بڑے سرمایہ دار، کمپنیاں اور کاروباری حلقے موجود ہیں؟ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس پورے کاروبار کو صرف مسلمانوں سے جوڑ دینا حقیقت کے خلاف ہے۔ اس تجارت میں مختلف طبقات کے لوگ شامل ہیں، بڑی کمپنیاں ہیں، بڑے سرمایہ کار ہیں۔ اگر واقعی گائے کو ماں سمجھا جاتا ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی اپنی ماں کی تجارت کرتا ہے؟ کیا کوئی اپنی ماں کا دودھ بازار میں بیچتا ہے؟ کیا کوئی اپنی ماں کو اس وقت چھوڑ دیتا ہے جب وہ کمزور ہو جائے؟ اگر گائے واقعی عقیدت اور احترام کا مسئلہ ہے تو پھر اس کے ساتھ معاشی مفاد اور تجارتی رویہ کیوں جڑا ہوا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب جذباتی نعروں سے نہیں دیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ گائے کے نام پر ایک ایسا سیاسی ماحول بنایا گیا جس میں عام لوگوں کے جذبات کو بھڑکایا گیا، مگر عملی حل پر توجہ نہیں دی گئی۔ اگر حکومت واقعی گائے کے تحفظ میں سنجیدہ ہوتی تو وہ گائے کو قومی جانور قرار دینے پر سنجیدگی سے غور کرتی، پورے ملک میں یکساں اور واضح پالیسی بناتی، گاؤ شالاؤں کو مضبوط کرتی، کسانوں کو معاشی تحفظ دیتی اور گائے کی دیکھ بھال کے لیے ایک مستقل نظام قائم کرتی۔ مگر ایسا کرنے کے بجائے مسئلہ کو جذباتی اور انتخابی ہتھیار کے طور پر زیادہ استعمال کیا گیا۔ اس سیاست کا سب سے خطرناک پہلو یہ ہے کہ اس کے ذریعے سماج میں نفرت اور تقسیم پیدا ہوئی۔ گائے کے نام پر کئی مقامات پر ہجوم نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا، لوگوں کو شک کی بنیاد پر نشانہ بنایا گیا، تشدد کے واقعات ہوئے، اور بعض بے گناہ لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سوال یہ ہے کہ اگر ملک میں قانون موجود ہے، عدالتیں موجود ہیں، حکومت موجود ہے، تو پھر ہجوم کو فیصلہ کرنے کا حق کس نے دیا؟ کیا یہی جمہوریت ہے؟ کیا یہی آئین کی روح ہے؟ اصل المیہ یہ ہے کہ گائے کے نام پر سیاست کرنے والے اکثر ان اصل مسائل پر خاموش نظر آتے ہیں جو خود گائے اور کسان دونوں کو تباہ کر رہے ہیں۔ کسان قرض میں ڈوبا ہوا ہے، مویشی پالنے والے پریشان ہیں، گاؤ شالائیں بدانتظامی کا شکار ہیں، سڑکوں پر آوارہ گائے حادثات کا سبب بن رہی ہیں، مگر ان مسائل پر سنجیدہ قومی بحث کم ہوتی ہے۔ اس کے بجائے مذہبی جذبات کو اس انداز میں استعمال کیا جاتا ہے کہ عوام اصل مسائل بھول جائیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہندوستان جیسے کثیر مذہبی ملک میں بقائے باہمی ہی اصل طاقت ہے۔ اگر ایک طبقہ دوسرے کے مذہبی جذبات کا احترام کرتا ہے تو دوسروں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ انصاف، توازن اور دیانت کے ساتھ معاملات کو دیکھیں۔ مسلمانوں کی طرف سے بارہا یہ بات کہی گئی کہ ہم امن چاہتے ہیں، کشیدگی نہیں چاہتے، مگر اس کے باوجود اگر ہر مسئلے میں ایک ہی طبقے کو نشانہ بنایا جائے تو اس سے سماجی اعتماد کمزور ہوتا ہے۔ سوال صرف گائے کا نہیں، سوال نیت کا ہے۔ اگر مقصد واقعی جانوروں کا تحفظ، مذہبی احترام اور سماجی امن ہے تو پھر عملی اقدامات ہونے چاہئیں، نہ کہ صرف سیاسی نعرے۔ اور اگر مقصد صرف ووٹ، اقتدار اور جذباتی سیاست ہے تو پھر مسئلہ کبھی حل نہیں ہوگا بلکہ نفرت اور تقسیم مزید بڑھے گی۔ آج ہندوستان کو ضرورت ہے سنجیدہ سوچ کی، نہ کہ اشتعال انگیز سیاست کی۔ مذہبی جذبات کا احترام ہونا چاہیے۔

لیکن ذبح کا طریقہ معلوم نہیں ذبح کے مسائل سے نا آشنا ہیں

ایام نحر میں امت محمدیہ کثیر تعداد میں حلال جانوروں کو راہ خدا میں قربان کرتے ہیں جن پر قربانی واجب ہے وہ اپنے ہاتھوں سے جانور ذبح کرنا چاہتے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا افضل بھی ہے لیکن ذبح کا طریقہ معلوم نہیں ذبح کے مسائل سے نا آشنا ہیں تو ضرور اس تحریر کو پڑھیں ہم آپ کو ذبح کے متعلق ضروری اور چنندہ مسائل پیش کریں گے جن سے آپ اپنی قربانی خود کر سکتے ہیں۔ بشکل سوال وجواب ذبح کے مسائل پیش خدمت ہیں۔ سوال۔ کیا حلال جانور ذبح کرنے کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے. جواب۔ پارہ 8 سورہ انعام آیت نمبر 118 اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو، اس آیتِ کریمہ میں حلال جانوروں کو کھانے کا حکم دیا گیا ہے جس پر اللہ کا نام لیکر ذبح کیا گیا ہو ہر حلال جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہے تب اس جانور کا کھانا مسلمان کے لئے حلال ہوتا ہے .سوال۔ کیا حرام جانور سے بچنے کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے۔ جواب۔ سورہ انعام آیت نمبر 121 پارہ نمبر 8 قرآن مجید میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا، اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا، حلال جانور کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لیا گیا تو اس جانور کا کھانا حرام ہے .سوال۔ وہ کونسے جانور ہیں جو حرام ہیں۔ جواب۔ سورہ بقرہ آیت نمبر 173 پارہ نمبر 2 میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا، اس نے یہی تم پر حرام کئے ہیں مُردار اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جانور جو غیرِ خدا کا نام لے کر ذبح کیا گیا، بسم اللہ اللہ اکبر کی جگہ کسی دیوی دیوتا بُت ومعبودانِ باطلہ کا نام لیکر ذبح کیا گیا تو وہ جانور حرام ہو گیا امتِ مسلمہ پر اس جانور کا کھانا حرام ہے۔ سوال۔ کیا جانور کو کسی کے نام سے منسوب کر سکتے ہیں۔ جواب۔ بعد نمازِ عید الاضحیٰ صاحبِ نصاب اپنے نام سے بیوی بچوں کے نام سے بڑے جانور میں سات اشخاص کے نام سے قربانی کے جانور کو منسوب کرتے ہے کہ یہ فلاں کے نام سے یہ فلاں کے نام سے، اس طرح جانور کو کسی کے نام سے منسوب کرنا کیسا ہے تو اس کا جواب کنزالایمان پارہ نمبر 2 آیت نمبر 176 کی تفسیر میں صدرالافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلہ کو تحریر کرتے ہیں مسئلہ یہ ہے اگر ذبح اللہ کے نام پر کیا اور اس سے قبل یا بعد غیر خدا کا نام لیا مثلاً یہ کہا کہ یہ عقیقہ کا بکرا یا ولیمہ کا دنبہ یا جس کی طرف سے وہ ذبیحہ ہے اسی کا نام لیا یا جن اولیائے کرام کے لئے ایصال ثواب منظور ہے ان کا نام لیا تو یہ جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں (تفسیر احمدی) شرط بس اتنی ہے کہ وہ جانور اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے . سوال۔ وہ کونسے جانور ہیں جو بغیر ذبح بھی حلال ہیں. جواب۔ وہ دو جانور ہیں جو بغیر ذبح بھی حلال ہیں پہلی مچھلی دوسری ٹڈی یہ جانور بغیر ذبح بھی حلال ہیں۔ سوال۔ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ کتنی ہیں .جواب۔ ہر کوئی اپنے ہاتھوں سے ذبح کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ جو رگیں ذبح میں کاٹی جاتی ہیں وہ چار ہیں (1) حلقوم یہ وہ ہے جس میں سانس آتی جاتی ہے (2) مری اس سے کھانا پانی اترتا ہے 3.4 ان دونوں کے اغل بغل اور دو رگیں ہیں جن میں خون کی روانی ہے (درمختار) بہار شریعت حصہ پانزدہم صفحہ 118. مسئلہ۔ ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے یعنی اس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائیگا سوال۔ کیا ہر کوئی ذبح کر سکتا ہے یعنی ذبح سے جانور حلال ہونے کے لئے بھی شرائط موجود ہیں. جواب۔ جی ہاں ذبح کرنے کے لیے بھی شرائط موجود ہیں اگر ذبح کرنے والے کے اندر یہ شرائط پائے گئے تو وہ جانور ذبح کر سکتا ہے (1) ذبح کرنے والا مسلم ہو (2) ذبح کرنے والا عاقل ہو (3) مجنون یا اتنا چھوٹا بچہ جو بے عقل ہو ان کا ذبیحہ جائز نہیں اور اگر چھوٹا بچہ ذبح کو سمجھتا ہو اور اس پر قدرت رکھتا ہو تو اس کا ذبیحہ حلال ہے . سوال۔ ذبح کرتے وقت کیا پڑھیں جس سے جانور حلال ہو جائے . جواب۔ ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام ذکر کرے جانور حلال ہو جائے گا مثلاً بسم اللہ اللہ اکبر یا صرف اللہ اکبر کہے اللہ اعظم اللہ رحیم یا صرف اللہ یا رحمن یا رحیم کہے اسی طرح سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ پڑھنے سے بھی جانور حلال ہو جائے گا (فتاویٰ عالمگیری) مسئلہ۔ مستحب یہ ہے کہ ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہے سوال۔ ذبح کرتے وقت حلال جانور کا سر کٹ کر تن سے جدا ہو جائے تو کیا وہ ذبیحہ حلال ہے یا حرام جواب۔ ذبح کرتے وقت سر کٹ کر تن سے جدا ہو جائے تو یہ فعل مکروہ ہے یعنی سر کا کٹ جانا مکروہ ہے مگر وہ ذبیحہ کھایا جائے گا (بہارِ شریعت صفحہ 118 حصہ پانزدہم) سوال۔ گائے یا بکری ذبح کی اور اس کے پیٹ میں بچہ نکلا تو اس بچے کا کیا حکم ہے۔

آرسی بی اور گجرات کی نظر دوسری بار خطاب جیتنے پر

احمد آباد۔31رمئی۔آئی پی ایل 2026 کا فائنل رائل چیلنجرز بنگلورو (آرسی بی) اور گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کے درمیان کھیلا جائے گا۔ جی ٹی اپنے ہی ہوم گراؤنڈ احمد آباد میں اترے گی، جہاں اس کی جیت کا تناسب 63 فیصد ہے اور یہ ٹیم کا تیسرا آئی پی ایل فائنل ہے۔ اتفاق سے اس کے تینوں فائنل احمد آباد میں ہی کھیلے گئے ہیں۔ دوسری طرف آرسی بی کی سب سے بڑی طاقت اس کی اجتماعی کارکردگی رہی ہے۔ اس سیزن ٹیم کی 10 جیتوں میں 8 الگ الگ کھلاڑی پلیئر آف دی میچ ※ بنے ہیں۔ آرسی بی نے کوالیفائر ایک میں جی ٹی کو بڑے فرق سے ہرایا تھا، اور اب جی ٹی کی ٹیم اس ہار کا بدلہ لیتے ہوئے اپنی دوسری ٹرافی حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ راشد خان بنام آرسی بی کے بلے باز فائنل میں جی ٹی کی امیدیں ایک بار پھر راشد خان پر ٹکی ہوں گی، کیونکہ آرسی بی کے کئی اہم بلے باز ان کے خلاف جدوجہد کرتے نظر آئے ہیں۔ وراٹ کوہلی نے ٹی 20 کرکٹ میں راشد کے خلاف 12 اننگز میں 131 رن بنائے ہیں، لیکن تین بار اپنی وکٹ بھی گنوائی ہے۔ دیودت پڈیکل کا ریکارڈ اس سے بھی کمزور رہا ہے؛ انہوں نے آئی پی ایل میں راشد کے سامنے نو اننگز میں صرف 40 رن بنائے ہیں اور پانچ بار آؤٹ ہوئے ہیں۔ ٹم ڈیوڈ بھی 17 ٹی 20 اننگز میں راشد کے خلاف صرف 70 رن ہی بنا سکے ہیں، جبکہ تین بار آؤٹ ہوئے ہیں۔ بھونیشور بنام بٹلر اور گلنئی گیند کے ساتھ آرسی بی کے لیے بھونیشور کمار سب سے بڑا ہتھیار ثابت ہو سکتے ہیں۔ جی ٹی کے دونوں اہم بلے بازوں کے خلاف ان کا ریکارڈ شاندار رہا ہے۔ شبھمن گل نے آئی پی ایل میں بھونیشور کے سامنے 14 اننگز میں صرف 80 رن بنائے ہیں اور چھ بار اپنی وکٹ گنوائی ہے، جبکہ ان کا اسٹرائیک ریٹ بھی محض 101 کا رہا ہے۔ وہیں جوس بٹلر کا ریکارڈ بھی زیادہ بہتر نہیں ہے؛ ٹی 20 کرکٹ میں بٹلر نے بھونیشور کے خلاف 21 اننگز میں 123 رن بنائے ہیں، لیکن نو بار آؤٹ ہوئے ہیں۔ سراج اور رباڈا کی جوڑی آرسی بی کے اوپری آرڈر کے سامنے فائنل میں محمد سراج اور ککگیسو رباڈا کی جوڑی بڑا چیلنج پیش کر سکتی ہے۔ ٹی 20 کرکٹ میں کوہلی نے رباڈا کے سامنے 17 اننگز میں 131 رن بنائے ہیں، لیکن پانچ بار آؤٹ بھی ہوئے ہیں۔ وہیں پڈیکل کا ریکارڈ سراج کے خلاف بھی بہت مضبوط نہیں ہے؛ آئی پی ایل میں دونوں کے درمیان ہونے والے ٹکراؤ کی آٹھ اننگز میں پڈیکل نے 45 رن بنائے ہیں اور تین بار اپنی وکٹ گنوائی ہے۔ فائنل میں جادوئی ریکارڈ والے ہیزل ووڈ آئی پی ایل پلے آف میں جوش ہیزل ووڈ نے صرف سات اننگز میں 14 وکٹیں حاصل کی ہیں اور ان کا اسٹرائیک ریٹ شاندار (6.11) رہا ہے۔ سات پلے آف اننگز میں وہ پانچ بار دو یا اس سے زیادہ وکٹیں لے چکے ہیں۔ سب سے دلچسپ ان کا فائنل کا ریکارڈ ہے؛ ہیزل ووڈ نے اب تک کھیلے گئے تمام پانچوں ٹی 20 فائنل اور چاروں ون ڈے فائنل جیتے ہیں، جن میں آئی پی ایل کے دو فائنل بھی شامل ہیں۔ ایسے میں آرسی بی کو امید ہوگی کہ بڑے میچوں میں جیت دلانے کا ان کا یہ سنہرا سلسلہ احمد آباد میں بھی جاری رہے۔ گل اور سائی سدرشن کی سپر ہٹ جوڑی گل اور سائی سدرشن نے اس سیزن 15 اننگز میں 886 رن جوڑے ہیں، جو آئی پی ایل 2026 میں کسی بھی جوڑی کی جانب سے سب سے زیادہ ہیں۔ اس دوران ان کی اوسط 3.63 اور اسٹرائیک ریٹ 177 کا رہا ہے، جبکہ چار سنچری اور دو نصف سنچری شراکت داریاں بھی دیکھنے کو ملی ہیں۔ اس شراکت داری میں دونوں کا تعاون تقریباً برابر رہا ہے، لیکن گل نے 173 کے اسٹرائیک ریٹ سے 421 رن بنا کر تھوڑا زیادہ جارحانہ کردار ادا کیا ہے، جبکہ سائی نے 156 کے اسٹرائیک ریٹ سے 406 رن جوڑے ہیں۔ آرسی بی کے خلاف بھی یہ جوڑی تین اننگز میں 187 رن بنا چکی ہے اور احمد آباد میں تو ان کا ریکارڈ اور بھی شاندار ہے، جہاں 23 اننگز میں انہوں نے 1384 رن بنائے ہیں۔ سپر سیکریٹ فیکٹر آئی پی ایل 2026 میں جب جب گل اور سدرشن کی جوڑی پانچویں اوور کے بعد تک کریز پر موجود رہی ہے، تب تب جی ٹی نے سات میں سے چھ میچ جیتے ہیں اور صرف ایک میں ہار کا سامنا کیا ہے۔ اس کے برعکس جب یہ شراکت داری پانچویں اوور سے پہلے ٹوٹ گئی، تب ٹیم کا ریکارڈ چار جیت اور چار ہار کا رہا ہے۔ یہ اعداد و شمار دکھاتے ہیں کہ جی ٹی کے لیے شروعاتی وکٹ کتنا بڑا فیکٹر ہے۔ فائنل میں آرسی بی کی کوشش نئی گیند سے گل یا سائی میں سے کسی ایک کو جلدی آؤٹ کرنے کی ہوگی۔ ہولڈر کو دو وکٹیں نہیں دینا ہیں کوالیفائر 1 اور کوالیفائر 2 دونوں میں جیسن ہولڈر نے دو دو وکٹیں حاصل کی تھیں۔ آئی پی ایل 2026 میں ہولڈر نے 10 اننگز میں 17 وکٹیں چٹکائی ہیں، جو آئی پی ایل کے کسی ایک سیزن میں ان کی بہترین کارکردگی ہے۔ ان کا اکانومی ریٹ 5.7 ہے، جو کم از کم 30 اوور پھینکنے والے گیند بازوں میں اس سیزن دوسرا بہترین ہے۔ سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ جب بھی ہولڈر نے دو یا اس سے زیادہ وکٹیں لیں، تب جی ٹی نے چھ میں سے پانچ میچ جیتے ہیں۔ احمد آباد میں ان کا ریکارڈ اور بھی خطرناک ہے، جہاں چار اننگز میں وہ نو وکٹیں لے چکے ہیں اور ان کا اسٹرائیک ریٹ صرف 3.9 کا ہے۔ آرسی بی کے خلاف بھی ان کے اعداد و شمار شاندار ہیں، جہاں انہوں نے 10 آئی پی ایل اننگز میں 16 وکٹیں حاصل کی ہیں۔ کوہلی کا ایک اور شاندار سیزن کوہلی نے آئی پی ایل 2026 میں ایک بار پھر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی عمر بڑھ سکتی ہے، لیکن مستقل مزاجی میں کوئی کمی نہیں آتی۔ اس سیزن 15 اننگز میں 600 رن بنا کر انہوں نے آئی پی ایل میں چھٹی بار 600 سے زیادہ رنوں کا ہندسہ عبور کیا ہے۔ ساتھ ہی لگاتار چوتھے سیزن میں یہ کامیابی حاصل کرنے والے وہ پہلے بلے باز بن گئے ہیں۔ اس بار ان کی بلے بازی کی سب سے بڑی خصوصیت پاور پلے میں جارحیت رہی ہے، جہاں انہوں میں 168 کے اسٹرائیک ریٹ سے 325 رن بنائے ہیں۔ حالانکہ آئی پی ایل پلے آف میں ان کے مجموعی اعداد و شمار عام رہے ہیں، لیکن بڑے فائنل مقابلوں میں ان کا ریکارڈ کافی متاثر کن ہے۔ ٹی 20 فائنل کی آٹھ اننگز میں انہوں نے 1.49 کی اوسط سے 344 رن بنائے ہیں، جس میں تین نصف سنچریاں شامل ہیں۔

سوریاونشی کو جلد ہی ہندوستانی ٹیم سے بلاوا آئے گا: سنگاکارا

نیو چنڈی گڑھ۔ 31رمئی۔ راجستھان رائلز (آرآر) کے ہیڈ کوچ کمار سنگاکارا کا ماننا ہے کہ ویبھو سوریاونشی اب بین الاقوامی کرکٹ کھیلنے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ آئی پی ایل 2026 میں اس نوجوان بلے باز کی کارکردگی کو قریب سے دیکھنے کے بعد سنگاکارا کو لگتا ہے کہ جلد ہی انہیں ہندوستانی ٹیم میں شامل کر لیا جائے گا۔ سوریاونشی نے آئی پی ایل 2026 میں 16 اننگز میں 776 رن بنائے۔ اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ 30.237 رہا اور ان میں سے 684 رن صرف چوکوں اور چھکوں کی مدد سے آئے۔ کوالیفائر 2 میں گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) سے ہار کے بعد سنگاکارا نے کہا، "ویبھو نے دنیا کے چند بہترین گیند بازوں کے خلاف جس طرح کا مظاہرہ کیا ہے، اسے دیکھتے ہوئے مجھے لگتا ہے کہ وہ کسی بھی چیلنج کے لیے تیار ہیں۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ انہیں بہت جلد ٹیم انڈیا سے بلاوا آئے گا۔ انہوں نے کافی پختگی (میچورٹی) کے ساتھ بلے بازی کی ہے اور اس سیزن اوپنر کی ذمہ داری شاندار طریقے سے نبھائی ہے۔" ہفتہ کے روز نیو چنڈی گڑھ کی دوہری رفتار (ڈبل پیس) والی پچ پر جی ٹی کے طویل قامت تیز گیند بازوں نے سوریاونشی کو لگاتار شارٹ گیندوں سے پرکھا۔ لیکن ابتدائی چیلنج کا سامنا کرنے کے بعد انہوں نے 47 گیندوں میں 96 رنوں کی شاندار اننگز کھیلی۔ دوسرے اینڈ سے وکٹیں گرتی رہیں، پھر بھی انہوں نے اننگز کو سنبھالے رکھا۔ سنگاکارا ان کے دباؤ میں پرسکون رہنے کی خوبی سے کافی متاثر دکھے۔ انہوں نے کہا، "ہم نے ان کے لیے ایک واضح پلان بنایا ہوا ہے۔ ہم ان کے دماغ میں بہت زیادہ باتیں نہیں بھرتے۔ وہ ہماری تمام ٹیم میٹنگز میں شامل ہوتے ہیں، اپنی رائے دیتے ہیں اور دھیان سے سب کچھ سنتے بھی ہیں۔ وہ کافی تیاری کرتے ہیں، گیند بازوں کو اچھی طرح پڑھتے ہیں، ان کے ویڈیوز دیکھتے ہیں اور خود کو بہترین طریقے سے تیار کرتے ہیں۔ اس لیے ہم ان کے دماغ میں کوئی غیر ضروری خیال نہیں ڈالنا چاہتے۔ واضح سوچ اور بے خوف بلے بازی ہی ہم ان سے دیکھنا چاہتے ہیں۔" اس سیزن آرآر کو کئی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سیم کرن چوٹ کے باعث پورا ٹورنامنٹ نہیں کھیل سکے، جبکہ کپتان ریان پراگ اور رویندر جڈیجہ بھی سیزن کے آخری حصے میں چوٹوں سے سامنا کرتے رہے۔ اس کے باوجود سنگاکارا نوجوان گیند بازوں برجیش شرما اور یش راج پنجا کی کارکردگی سے کافی خوش ہیں، جنہوں نے ڈومیسٹک ٹی 20 کرکٹ سے سیدھے آئی پی ایل میں آ کر خود کو ثابت کیا۔ سنگاکارا نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ ہر کھلاڑی کو خود پر فخر ہونا چاہیے۔ یش کا سیزن شاندار رہا اور برجیش نے بھی بہت اچھا مظاہرہ کیا۔ ریان، دھرو جوریل، ڈونوون فیررا، جوفرا آرچر، جڈیجہ اور کچھ میچوں میں شبھم دوبے نے بھی ٹیم کے لیے اہم تعاون دیا۔" انہوں نے آگے کہا، "ہر کھلاڑی نے اپنا بہترین دینے کی کوشش کی۔ پچھلے سال ہم نویں نمبر پر رہے تھے۔ وہاں سے یہاں تک پہنچنا اپنے آپ میں بڑی بات ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اس ٹیم میں ابھی اور بھی بہت کچھ باقی ہے۔ میں اس ٹیم پر جتنا فخر ابھی محسوس کر رہا ہوں، اتنا شاید پہلے کبھی نہیں کیا۔ یہ شاندار کھلاڑیوں کا گروپ ہے۔ تمام بے حد باصلاحیت ہیں اور یہاں تک پہنچنے کے لیے انہوں نے کڑی محنت کی۔ بدقسمتی سے ہم فائنل میں نہیں پہنچ سکے۔" سنگاکارا نے آئی پی ایل کپتان کے طور پر ریان پراگ کے پہلے پورے سیزن کی بھی جم کر تعریف کی۔ انہوں نے کہا، "مجھے لگتا ہے کہ کپتان کے طور پر ریان کا پہلا سیزن شاندار رہا۔ اس نے ٹیم کو بہترین طریقے سے سنبھالا اور میدان پر بھی اچھے فیصلے کیے۔ باقی کھلاڑی بھی سیکھیں گے اور ہم اگلے سیزن زیادہ مضبوط ہو کر لوٹیں گے۔" سنگاکارا نے آخر میں کہا، "مجھے لگتا ہے کہ ٹورنامنٹ کی شروعات میں شاید کسی نے بھی ہمیں پلے آف تک پہنچنے کا دعویدار نہیں مانا تھا۔ لیکن یہ دکھاتا ہے کہ اگر آپ محنت کرتے ہیں، اچھا کرکٹ کھیلتے ہیں اور کھیل کا لطف اٹھاتے ہیں، تو آپ کچھ خاص حاصل کر سکتے ہیں۔"

ونیش پھوگاٹ نے ایشین گیمز ٹرائلز میں پہلا اور دوسرا مقابلہ جیت لیا

نئی دہلی۔ 31رمئی۔ اولمپین خاتون پہلوان ونیش پھوگاٹ نے ایشین گیمز سلیکشن ٹرائلز میں ہفتہ کے روز 53 کلوگرام کے شروعاتی مقابلے میں ہریانہ کی جیوتی اور اس کے بعد ہوئے دوسرے مقابلے میں نیشو کو ہرا کر اپنی واپسی کی امید کو زندہ رکھا۔ آج یہاں اندرا گاندھی اسٹیڈیم میں خواتین کے 53 کلوگرام زمرے کے پہلے مقابلے میں ونیش پھوگاٹ نے ہریانہ کی جیوتی کو 7-1 سے شکست دی۔ اس کے بعد کھیلے گئے سیمی فائنل میں انہوں نے نیشو کو ہرایا۔ اسکور 6-6 سے برابر رہنے پر ونیش طے شدہ معیار کی بنیاد پر آگے نکل گئیں۔ نیشو نے ٹیک ڈاؤن ※ کی کوشش کی لیکن انہیں پوائنٹس نہیں دیے گئے۔ نیشو کے کوچ نے اس فیصلے کو چیلنج کیا لیکن وہ ہار گئے اور ونیش راحت کی سانس لیتے ہوئے میٹ سے باہر آ گئیں۔ فیصلے سے حیران ہو کر نیشو نے ریفری اور ونیش سے ہاتھ ملانے سے انکار کر دیا اور کافی دیر تک میٹ پر جذباتی ہو کر کھڑی رہیں۔ اب ونیش کا مقابلہ میناکشی گوئت سے ہوگا۔ ٹورنامنٹ شروع ہونے سے پہلے ہی ٹرائلز میں کچھ ڈرامائی صورتحال دیکھنے کو ملی، کیونکہ ونیش اور ان کے شوہر سومویر راٹھی کی وینیو (اسٹیڈیم) میں انٹری کو لے کر سیکیورٹی اہلکاروں سے بحث ہو گئی تھی۔ بعد میں معاملہ سلجھ گیا اور انہیں اسٹیڈیم میں جانے دیا گیا۔ ویٹ ان (وزن کرنے کے) عمل کے دوران ایک نیا تنازع تب سامنے آیا جب ونیش کو شروع میں 50 کلوگرام ویٹ کیٹیگری میں رکھا گیا تھا۔ خاتون پہلوان نے اس پر اعتراض ظاہر کیا اور کہا کہ وہ اپنے پسندیدہ 53 کلوگرام ڈویژن میں مقابلہ کرنا چاہتی ہیں۔ ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا کے صدر سنجے سنگھ کی مداخلت کے بعد، ان کا وزن 53 کلوگرام کیٹیگری میں درج کیا گیا، جس سے انہیں ٹرائلز میں حصہ لینے کی اجازت مل گئی۔ اسٹیڈیم کی تصویروں میں ونیش میٹ پر وارم اپ کرتی اور مقابلے سے پہلے اپنے کوچ اور سپورٹ اسٹاف کے ساتھ حکمتِ عملی پر بات کرتی نظر آئیں۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے، ونیش نے اس پورے عمل پر ناخوشی کا اظہار کیا، اور دعویٰ کیا کہ انہیں ویٹ ان کے لیے تقریباً ایک گھنٹے تک انتظار کرنا پڑا اور اجازت ملنے سے پہلے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی ڈائیٹ اور کھانے کا انتظام خود لائی تھیں، اور مزید کہا کہ وہ ابھی بھی اپنی لڑائی لڑ رہی ہیں۔ سپریم کورٹ سے ونیش کو حصہ لینے کی اجازت ملنے کے ایک دن بعد یہ ٹرائلز ہوئے۔ 28 مئی کو، ریسلنگ فیڈریشن آف انڈیا نے ٹرائلز میں ان کے حصہ لینے پر روک لگانے کے لیے سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا۔ حالانکہ، جسٹس پی ایس نرسمہا اور آلوک ارادھے کے بنچ نے وہ عرضی خارج کر دی، جس سے ان کے شامل ہونے کا راستہ صاف ہو گیا۔ ڈبلیو ایف آئی نے بعد میں کہا کہ ونیش، باقی تمام اہل (ایلیجیبل) پہلوانوں کے ساتھ ویٹ ان کے لیے رپورٹ ہوئیں اور ضروری کاغذی کارروائی پوری کی۔ فیڈریشن نے کہا کہ تمام طے شدہ شرائط پوری کرنے کے بعد انہیں سلیکشن ٹرائلز میں حصہ لینے کی اجازت دی گئی۔ واضح رہے کہ 53 کلوگرام کیٹیگری میں ریلوے کی پہلوان انتم پنگھال بھی موجود ہیں، جس سے سلیکشن کے لیے مقابلہ خاص طور پر سخت ہو گیا ہے۔ ونیش کی شروعاتی حریف، ہریانہ کے حصار ضلع کی جیوتی سہاگ کا ریکارڈ شاندار رہا ہے۔ انہوں نے 2024 میں اسپورٹس کوٹے سے آرمی میں ملازمت حاصل کی اور اس سے پہلے ایشین چیمپئن شپ میں سلور میڈل اور آل انڈیا یونیورسٹی چیمپئن شپ میں گولڈ میڈل جیتا ہے، اس کے علاوہ انہوں نے نیشنل لیول پر کئی اور میڈلز بھی اپنے نام کیے ہیں۔

جدوجہد اور لگن کا سبق سکھاتا ہے کھیل: ریکھا آریہ

دہرادون۔31رمئی۔ اتراکھنڈ کی کھیل اور نوجوانوں کے معاملات کی وزیر ریکھا آریہ نے ہفتہ کے روز پریڈ گراؤنڈ میں واقع ملٹی پرپز ہال میں اسٹیٹ سیکریٹریٹ بیڈمنٹن کلب کے زیر اہتمام منعقدہ سالانہ بیڈمنٹن ٹورنامنٹ 2026 کا افتتاح کیا۔ اس ٹورنامنٹ میں 200 سے زائد کھلاڑی حصہ لے رہے ہیں۔ محترمہ آریہ نے اس موقع پر کہا کہ سیکریٹریٹ کے ملازمین اور افسران کی جانب سے آج اتوار کی چھٹی کے دن منعقد کی جانے والی یہ گوناں گوں تقریب ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ کام جتنا ضروری ہے، کھیل بھی جسم کے لیے اتنا ہی لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ کھیل ہمیں محنت، جدوجہد اور لگن جیسی خوبیاں سکھاتا ہے جو زندگی بھر ہمارے کام آتی ہیں۔ وزیر کھیل نے کہا کہ نیشنل گیمز کے کامیاب انعقاد کے بعد ریاست میں ایک ایسے کھیل کے کلچر نے جنم لیا ہے کہ اب ہمارا کوئی بھی اسٹیڈیم ایک دن کے لیے بھی سونا نہیں رہتا۔ ہر جگہ کھلاڑی باقاعدگی سے مشق (پریکٹس) کرنے آ رہے ہیں اور ریاستی و قومی سطح کے کھیلوں کے مقابلے مسلسل منعقد ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کھیلوں اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے اپنے عزم کو پورا کرنے میں مصروف ہے، اور میڈل جیتنے والوں کو سرکاری ملازمتوں میں چار فیصد ریزرویشن اور آؤٹ آف ٹرن سرکاری نوکری جیسے اقدامات نے نوجوانوں کو کھیل کو بطور کریئر اپنانے کی ترغیب دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اتراکھنڈ میں جس طرح سے بین الاقوامی سطح کا اسپورٹس انفراسٹرکچر تیار ہوا ہے، اسے دیکھتے ہوئے ہم امید کر سکتے ہیں کہ آنے والے وقت میں ہمیں کامن ویلتھ اور اولمپکس جیسے کھیلوں کے کچھ مقابلوں کی میزبانی کا موقع بھی مل سکتا ہے۔ اس موقع پر کلب کے صدر ہیرا سنگھ، جنرل سکریٹری پرمود کمار، انچارج ڈسٹرکٹ اسپورٹس آفیسر رویندر بھنڈاری، بھوپیندر بسیرا، ستیندر سنگھ سجوان، بین الاقوامی بیڈمنٹن کھلاڑی پنیتا، سنجے جوشی اور دیگر معززین موجود تھے۔

دوسری بار ہٹ وکٹ ہونے پر سائی سدرشن نے کہا

اب مجھے کسی گرپ ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا ہوگا

نیو چنڈی گڑھ۔ 31رمئی۔: ایک بار ہٹ وکٹ ہونا بدقسمتی مانا جا سکتا ہے، لیکن لگاتار دو میچوں میں ایسا ہونا بے حد عجیب واقعہ ہے۔ گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کے اوپنر سائی سدرشن اب اپنے ٹی 20 کریئر میں تیسری بار ہٹ وکٹ آؤٹ ہونے کے بعد ایک ناپسندیدہ ریکارڈ کا حصہ بن گئے ہیں۔ حالانکہ راجستھان رائلز کے خلاف کوالیفائر 2 میں جیت اور ٹیم کے آئی پی ایل 2026 کے فائنل میں پہنچنے کے بعد وہ اس بات پر ہنستے ہوئے بھی نظر آئے۔ سدرشن نے کہا، "مجھے لگتا ہے اب کچھ نیا ٹرائی کرنا پڑے گا۔ اب شاید میں کچھ گرپ ٹیکنالوجی آزماؤں گا۔ کچھ گیندیں کھیل کر دیکھوں گا کہ کیا فرق پڑتا ہے۔ لیکن سچ کہوں تو میرے پاس بھی اس کا کوئی جواب نہیں ہے کہ ایسا کیسے ہوا۔" آرسی بی کے خلاف کوالیفائر 1 میں سدرشن اچھی لے میں دکھ رہے تھے۔ لیکن تیسرے اوور میں جیکب ڈفی کی گیند پر کٹ شاٹ کھیلتے وقت ان کا بلّا ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ گیند باؤنڈری تک پہنچی، اس سے پہلے بلّا اچھل کر لیگ اسٹمپ سے ٹکرا گیا اور وہ ہٹ وکٹ آؤٹ ہو گئے۔ راجستھان رائلز کے خلاف مقابلے میں بھی تقریباً وہی نظارہ دیکھنے کو ملا۔ 215 رنوں کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے سدرشن ایک اور بڑی اننگز کی طرف بڑھ رہے تھے۔ انہوں نے شبھمن گل کے ساتھ شاندار اوپننگ شراکت داری کی اور صرف 32 گیندوں میں 58 رن بنا ڈالے۔ لیکن برجیش شرما کی لوفل ٹاس گیند کو آف سائیڈ میں ڈرائیو کرنے کے دوران ان کا بلّا پھر ہاتھ سے نکل گیا اور سیدھے اسٹمپس پر جا لگا۔ سدرشن حیرانی میں سر جھکائے واپس لوٹے، جبکہ دوسرے اینڈ پر کھڑے گل گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور یقین نہیں کر پائے کہ ابھی کیا ہوا ہے۔ سائی سدرشن پہلی بار 2022 میں بریبورن اسٹیڈیم میں ممبئی انڈینز کے خلاف ہٹ وکٹ ہوئے تھے۔ ٹی 20 کرکٹ میں اب ان کے ساتھ صرف آندرے رسل اور شعیب ملک ہی ایسے بلے باز ہیں جو تین بار ہٹ وکٹ آؤٹ ہوئے ہیں۔ سدرشن نے مزاحیہ انداز میں کہا، "پچھلے میچ میں بلّا کچھ بار اچھلا اور پھر اسٹمپس سے ٹکرایا تھا۔ لیکن اس بار تو شاید اس نے سیدھے وکٹ سے ٹکرانے کا ارادہ کر لیا تھا۔" سدرشن اور گل نے پہلے وکٹ کے لیے 167 رن جوڑ کر جی ٹی کی 215 رنوں کے ہدف کی راہ آسان کر دی۔ گل نے بھی مانا کہ وہ خود اس طرح آؤٹ ہونے کو سمجھ نہیں پائے۔ گل نے کہا، "میں نے اپنی زندگی میں ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ لگاتار دو میچوں میں بالکل اسی طرح آؤٹ ہونا۔ میں نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو دیکھا تھا جس میں وہ اپنے ہاتھوں پر ٹیپ لگا رہے تھے۔ شاید اگلے میچ میں مجھے بھی ایسا کرنا پڑے۔" جی ٹی کی کامیابی میں دونوں اوپنروں کی شراکت داری سب سے بڑی وجہ رہی ہے۔ آئی پی ایل 2026 میں اب تک دونوں چار سنچری شراکت داریاں کر چکے ہیں اور دونوں کے 700 سے زیادہ رن ہو چکے ہیں۔ گل نے کہا، "ایمانداری سے کہوں تو ہم دونوں ایک دوسرے کے کھیل کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ہماری بات چیت بہت اچھی رہتی ہے۔ ہمیں پتہ ہوتا ہے کہ کس گیند باز پر کیسے حملہ کرنا ہے۔ یہی ہماری شراکت داری کی سب سے بڑی طاقت ہے۔" سدرشن نے بھی مانا کہ وقت کے ساتھ ان کی اور گل کی سمجھ بہتر ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ شراکت داری ہر سال اور بہتر ہوئی ہے۔ جی ٹی کے ساتھ شروعاتی برسوں میں مجھے کافی تجربہ ملا۔ اس سے سمجھ آیا کہ مجھے کن شعبوں میں سدھار کرنا ہے۔ اس سیزن میں بھی کئی ایسی چیزیں ہیں جن پر مجھے کام کرنا ہے اور میں اگلے سیزن اس سے بہتر ہو کر لوٹنا چاہتا ہوں۔"

سوریاونشی نے 440 گیندوں میں آئی پی ایل میں 1000 رن پورے کیے

نئی دہلی۔ 31رمئی۔ نوجوان بلے بازی سنسنی ویبھو سوریاونشی نے آئی پی ایل میں سب سے کم گیندوں پر 1000 رن پورے کر لیے ہیں۔ انہوں نے اس سنگِ میل تک پہنچنے کے لیے صرف 440 گیندیں کھیلیں، جو کہ تاریخ میں سب سے تیز ترین ہے۔ ان سے پہلے آندرے رسل سب سے تیز تھے، جنہوں نے 1000 رنوں کے لیے 545 گیندیں کھیلی تھیں۔ اننگز کے لحاظ سے سوریاونشی آئی پی ایل میں 1000 رن بنانے والے دوسرے سب سے تیز بلے باز بن گئے ہیں۔ شان مارش نے صرف 21 اننگز میں یہ مقام حاصل کیا تھا، جبکہ لینڈل سیمنز نے 23 اننگز میں یہ کارنامہ انجام دیا تھا جو اب سوریاونشی کے برابر ہے۔ آئی پی ایل 2026 میں سوریاونشی نے مجموعی طور پر 135 باؤنڈریز لگائیں، جس میں ریکارڈ 72 چھکے شامل ہیں۔ یہ کسی بھی ٹی 20 ٹورنامنٹ میں کسی بھی بلے باز کی جانب سے لگائے گئے سب سے زیادہ چھکے ہیں۔ اس سے قبل آئی پی ایل 2022 میں جوس بٹلر نے سب سے زیادہ 128 باؤنڈریز لگائی تھیں، جن میں 83 چوکے اور 45 چھکے شامل تھے۔ سوریاونشی نے آئی پی ایل 2026 کی 16 اننگز میں 776 رن بنائے۔ اس دوران ان کا اسٹرائیک ریٹ 30.237 رہا اور ان رنوں میں سے 684 رن صرف چوکوں اور چھکوں کی مدد سے آئے۔ سوریاونشی اپنی آخری چار اننگز میں تین بار نروس نائنٹیز (90 سے 99 رن کے درمیان) کا شکار ہو کر آؤٹ ہوئے ہیں۔

پاکستان کی مہمان نوازی ہمیشہ متاثر کرتی ہے، آسٹریلوی کپتان

راولپنڈی۔31رمئی۔ آسٹریلوی کرکٹ ٹیم کے کپتان جوش انگلس نے کہا ہے کہ پاکستان کی مہمان نوازی ہمیشہ شاندار رہی ہے اور اسی وجہ سے انہیں یہاں آنا پسند ہے۔ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان تین ایک روزہ بین الاقوامی میچوں کی سیریز کا پہلا میچ آج راولپنڈی میں کھیلا جائے گا، جبکہ دونوں ٹیموں کے کپتانوں نے میچ سے قبل ٹرافی کی رونمائی بھی کی۔ راولپنڈی میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے جوش انگلس نے کہا کہ پاکستان کی میزبانی ہمیشہ بہترین رہی ہے اور یہاں کھیلنا خوشگوار تجربہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک مضبوط ٹیم ہے اور اسے ہرگز آسان نہیں لیا جا سکتا۔ آسٹریلوی کپتان کا کہنا تھا کہ گرم موسم میں کرکٹ کھیلنا ہمیشہ ایک چیلنج ہوتا ہے، تاہم خوش آئند بات یہ ہے کہ میچ شروع ہونے کے وقت موسم نسبتاً بہتر ہو جاتا ہے۔

The daily Jawandost Oner, publisher, editor(Yogendra Vishwakarma(on behalf of Tarunmitra Media Pvt. Ltd.,Printed at Indian Express Pvt. Ltd.,C-26 Amausi Industrial Area, Kanpur Road, Lucknow, and published from 120/18 Beldari Lane, Lalbagh, Lucknow- 226001.Regident Editor- Kaiser Hasan Rizvi, RNI No. UPURD-2007/22769Email-jawandostud@gmail.com www.jawandost.com, Phone 8808052955